رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۵ جنوری ۱۹۱۲ء | نمبر ۱

گلدستۂ اخبار

لاہور میڈیکل کالج کا تعلیمی کورس بجائے ۴ کے ۵ سالہ کیا گیا مجلس سینٹ کی منظوری سے ہے۔

تبت کی چینی فوجوں نے بھی انقلاب پسندوں سے اتفاق کیا چینی حکام فرار ہو گئے۔

ٹرکی ڈاکی کے لئے جو کوئی ہندی جنگی یا بحری خدمت کا عازم ہوگا قید و جرمانہ کی سزا پائیگا۔

مہم ابوہر کے کمانڈر جنرل بہادر کا ہاتھ ایک زہریلے تیر سے مجروح ہوا۔ ایک کپتان بھی زخمی ہے۔

جنگ ٹریپولی کی خبریں بدستور بند ہیں خبروں کا جوش اخبارات میں ماند پڑگیا ہے۔

ترکی اخبارات میں طرح طرح کی خبریں دیجاتی ہیں لیکن وہ بذریعہ ڈاک ہیں اور پرانی ہیں۔

شمالی ایران روس کے حلقہ تاثیر میں ہے۔ وہاں روس اپنا رعب برابر پختہ کر رہا ہے۔

سری بجھنو [illegible] مہاراجہ صاحب نابھہ سرگباس ہوگئے ریاست ہائے سپھولکیاں [illegible] ماتم طاری ہے۔

جدید صوبہ بنگالہ کا پہلا گورنر غالباً ولایت کا ممبر ہوگا۔ ہندوستان سے مقرر نہ کرینگے۔

حضور شہنشاہ معظم نے بصرف ایک ۲۰ شیر شکار کئے ۱۲ گینڈے، ریچھ اور بارہ سنگھے علاوہ ہیں۔

پایہ تخت دہلی کی جدید عمارات کے نقشے پسند کئے گئے ۱۰ مئی تک پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کرینگے۔

دہلی میں تجویز ہے کہ فوائد اہل ہند کا ایک زبردست اخبار جاری کریں۔ قومیت ہند کی نشوونما کیلئے لازم ہے۔

روسی الٹی میٹم کا ایران نے جواب دیا ہے۔ مطلب یہ کہ اس کو روس و برطانیہ کی دوستی منظور ہے۔

تعلقات دوستانہ کی مضبوطی کے لئے ایران روس کی اصلاح خوشی سے آئندہ فارن افسر مقرر کرے گا۔

ایران کو یہ منظور نہیں ہے کہ روس و برطانیہ کے جائز فوائد میں کسی طرح رخنہ اندازی کی جاوے۔

ہمارے شہنشاہ معظم و شہنشاہ بیگم ۱۹۱۲ء میں ممالک یورپ کے پایہ تختوں کی بھی سیر فرمائینگے۔

جنگ ٹریپولی کی خبر ہے کہ ۱۹ کو درنا میں سخت لڑائی ہوئی ترکوں کو مجبوراً پیچھے ہٹ جانا پڑا۔

۲۰۰۰ ترکوں نے اٹالین مورچہ پر متواتر حملے کئے جنکو وہ حفاظتی تعمیرات کے کام میں مصروف تھے۔

اس لڑائی میں اٹالین کے ۳ قتل اور ۴۴ زخمی تھے۔

آخرکار بذریعہ کمک دشمن کو مغلوب و پسپا کیا گیا ہے۔

پکلیہ نام اٹالین جنگی جہاز نے بحر قلزم میں سترالہ نام ترکی دخانی جہاز چھین لیا ہے۔

یہ جہاز حدیدہ کو جاتا تھا۔ اس پر ۲۰ ہزار پونڈ کا خزانہ تھا۔ وہ بھی اٹالین کے ہاتھ آیا۔

نلسن نام برٹش جنگی جہاز طوفان میں بہ گیا دو سپاہی ڈوب گئے۔ کمانڈر نوربس بھی مجروح ہو گئے۔

جرمن کارخانہ کرپ میں ۱۵ انچی ایک نئی توپ بنائی گئی۔ وہ روئے زمین پر بے نظیر طاقت ور بتلائی گئی ہے۔

روسی فوجوں نے ایران میں کھلبلی پیدا کر دی ہے۔ وہاں کی تمام سرکاری عمارتوں حتیٰ کہ تار گھر تک کو فوجوں نے قابو کر لیا ہے۔ اندھا دھند گولہ باری نے بہت سے ایرانی مکانات کو تہ و بالا کر دیا ہے۔

روسی گورنمنٹ ایران سے فوجیں نہ ہٹا دیں گی تاوقتیکہ ایران اُس کے الٹی میٹم کی تعمیل نہیں کرے گا۔

اخبار کی بہار

دربار دہلی کی بیعت سے سری حضور بڑودہ سے بعض فروگذاشتیں آداب کی سرزد ہوئیں تھیں نوٹس لیا گیا۔

سری حضور اس پر سخت نادم ہیں۔ فرماتے ہیں کہ شان دربار کی گھبراہٹ سے ششدر رہ گئے تھے وفاداری میں فرق نہیں۔

۱۲ دسمبر دربار دہلی کے روز کشمیر کے سونہ مرگ و دھنی مرگ میں پہلے برف باری ہوئی۔ دو فٹ تھی۔

دربار دہلی کے بعد دیکھا گیا کہ تماشائیوں سے ہزارہا لوگ تخت کے قریب سجدہ کرتے تھے۔

تقسیم بنگالہ کی اور دہلی کی راجدھانی کیلئے حضور لارڈ ہارڈنج بہترین تاریخی شہرت کے مالک ہیں۔

دار یار ایران کے سلسلہ ریلوے کے لئے ہندی سلسلہ ریلوے سرحد ایران تک توسیع کیا جاویگا۔

مہم ابور کامیاب پیش قدمی کر رہی ہے۔ فوجیں اعلیٰ پر ہیں۔ سفر مینا کے صوبیدار میر سنگھ اسہال سے مر گئے۔

دربار دہلی خیرات میں جیل خانجات ہند سے ۱۱ ہزار ۶۹۳ فوجداری قیدی چھوڑے گئے۔

باقی تمام قیدیوں کی میعادوں میں فی سال پیچھے ایک ماہ کی سزا معاف کی گئی ہے۔

پچھلے سال میونسپلٹیوں پنجاب کی مجموعی آمدنی ۳۶ لاکھ ۲۹ ہزار تھی اور خرچ ۳۶ لاکھ ۹۵ ہزار تھا۔

شاہدرہ کا مقبرہ جہانگیر آصف خاں و نورجہاں اور سرائے اکبر شاہ بھی محفوظ عمارات میں شامل کی گئی ہیں۔

پنجابی زراعت پیشہ اور کمین دیہات کے نئے پرائمری جماعتوں کی فیس معہ داخلہ بحکم گورنمنٹ معاف کی گئی۔ اینگلو ورنیکلر کی اپر پرائمری کلاسوں میں نصف قیمت لیجاویگی اور بھی رعائتیں دیگئی ہیں۔

پایہ تخت ہند کی عمارت کا بنیادی پتھر حضور شہنشاہ معظم اور ہر شہنشاہ بیگم دونوں نے نہایت شان و شوکت سے نصب کیا۔ شاہی جلوس بھی اس روز کمال باشوکت تھا حضور ویسرائے نے ایڈریس پیش کیا بشہنشاہ معظم کا بت عالیشان بصرف خاص بہم پہونچائینگے۔

سری حضور مہاراجہ نیپال کا سرگواس ہونا صحیح نکلا۔ معدہ کی بیماری تھی۔ ۱۱ دسمبر کو دیہانت ہوا۔

ولیعہد نیپال مسند نشین کئے گئے۔ شہنشاہ معظم کے داخلہ نیپال تک تمام ماتمی رسوم ختم کی گئیں۔

بنگالی اخبارات افسوس کرتے ہیں کہ کارونیشن کی خوشی میں مسٹر تلک کی سزا معاف کیوں نہیں کی گئی

باریسال (بنگال) سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ پولیس انسپکٹر بابو منموہن گھوش جبکہ وہ ۱۱ دسمبر کی شام کو تفریحی تماشہ کھیل دیکھکر گھر کو واپس آرہے تھے۔ ایک شخص نے پستول کا نشانہ بنایا۔ یہ واقعہ باریسال میں لڑکیوں کے سکول کے سامنے ہوا۔ نشانہ پیچھے سے لگایا گیا جس کے لگتے ہی بابو صاحب زمین پر گر گئے اور گرتے ہی جان نکل گئی۔ قاتل بھاگ گیا۔ جس کا اب تک پتہ نہیں۔ پولیس نے مقام وقوعہ کے آس پاس کئی مکانوں کی تلاشی لی۔ لیکن کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ یہ واقعہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ جن ایام میں ہندوستان کی ہر فرقہ اور طبقہ کی رعایا ایکدل ہوکر بادشاہ سلامت کی تاجپوشی کا جشن منا رہی ہے۔ اور ان کے تاج و تخت کے ساتھ وفاداری کے جذبات کا اظہار کر رہی ہے۔ پولیٹیکل قتل کا یہ واقعہ ان جذبات کی سخت توہین ہے۔ پولیس قاتل کی تلاش میں سرگرم ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ ملزم گرفتار کیا جاویگا۔

آجکل ایران میں روس کے خلاف ایک زبردست جوش پھیل رہا ہے۔ مذہبی پیشوا ایرانیوں کو دینی زبردست مذہبی اشتعال کرنے پر ابھار رہے ہیں جسے جہاد کہتے ہیں۔ ایرانیوں کے جوش کے باعث شیراز میں امن کی حالت سخت خطرناک ہو گئی ہے۔ افسوس یہ کہ ایرانیوں کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا نے جسے مجتہد اعظم کہتے ہیں۔ روس کے علاوہ برطانیہ کے خلاف بھی دیوانہ جوش پیدا کر دیا ہے جسکا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ جو ہندوستانی فوج ایران میں امن قایم کرنے اور وہاں کی انگریزی رعایا کی جان و مال کی حفاظت کرنیکی غرض سے روانہ کی گئی ہے۔ ایرانی دوکاندار اسکے ہاتھ کوئی چیز نہیں فروخت کرتے مجتہد اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے شاہی بنیک کے نوٹ ناپاک ہیں۔ اسلئے آجکل یہ نوٹ بہت کم قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں اس سے بنیک کو پریشانی بلکہ نقصان کا سامنا ہوا ہے۔ ایک کاروان جو مصالح کی چیزیں لیکر ایران کے اندرونی علاقے کی طرف جا رہا تھا۔ اسے ایرانی لوگوں نے ایک مقام پر روک لیا۔ غرضیکہ روس نے جو مطالبات ایران سے کئے تھے۔ ان کے باعث نہ صرف روس بلکہ برطانیہ کے خلاف بھی ایرانیوں میں ایک زبردست مذہبی جوش پیدا ہو گیا ہے۔ جو مسلمان اخبارات شیخی سے کہا کرتے ہیں کہ ہمارا کوئی وطن نہیں بلکہ ہمارا وطن وہ ہے جہاں کوئی مسلمان رہتا ہے اور ہم سب مسلمان خواہ ہم ہندوستان کے یا ایران کے یا روم کے یا مصر کے بھائی اور ہم وطن ہیں اس موقعہ پر ان سب کا فرض ہے کہ وہ ایران کے مسلمانوں کو برطانیہ کی مخالفت سے جو سراسر ایک ناجائز مخالفت ہے۔ روکیں۔

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۵ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۱۲

پاکیزگی - یہ خوبی تمام دوسری باتوں سے بڑھکر ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ جسم کی صفائی کی جاوے اگرچہ یہ بھی ضروری ہے پر اس سے مراد دل کی پاکیزگی ہے۔ یعنی دل کو تمام نفسانی اور شیطانی خواہشوں اور نفسانی خوشیوں اور کدورتوں سے خالی رکھنا اور روحانی اور جسمانی نجاستوں سے اپنے تن اور من کو پاک وصاف رکھنا مراد ہے۔ یہی صفت وہ خاص ذریعہ خدا کے دیدار کا بتائی گئی ہے۔ کہ جس کے ذریعے ایماندار اور عابد لوگ اپنے معبود کا دیدار حاصل کرینگے۔ اور اس کے بغیر خواہ اور تمام خوبیاں کثرت سے ہوں۔ مگر گوہر حصول حاصل نہ ہوگی۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس لئے اس کو دین الہی کا اول اور خاص اصول ٹھہرا دیا اور اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ جب تک آدمی از سر نو پیدا نہ ہو تو وہ آسمان کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ از سر نو پیدا ہونا یہ تو پاک بننا ہے اور یہ سچائی کے لئے ضروری ہے۔ گنہگار انسان بہ سبب گناہ کے اپنی بگڑی طبیعت کے سبب سے پاکیزگی میں قائم نہ رہا۔ بلکہ ناپاکی اور گناہ کی پلیدگی میں گر پڑا اب خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کا شافی ہوکر آیا اور اُس نے پاکیزگی کو قائم رکھا اور ہر صورت سے اپنی بے لوث زندگی سے اُس کا کامل نمونہ ثابت کر کے دکھلا دیا اور وہ اپنے کام وکلام اور رفتار وگفتار میں کامل پاک وقدوس رہا۔ اور اس لئے وہ عاصی گنہگاروں کو اپنے پاک روح کے انعام سے پاک بنانے اور خدا کے حضور پہونچانے پر قادر ہے۔ اور جو چاہے اس نعمت عظمیٰ کو اس سے مفت حاصل کر سکتا ہے۔ وہ پاکیزگی کا کامل نمونہ ہے۔

آریوں پر مسٹر دھرمپال صاحب کا سچا اعتراض

"جس قدر لیکچر سوامی دیانند کی شخصیت پر دیئے جارہے ہیں۔ اور اخباروں کے جس قدر کالم سوامی دیانند کی تعریف میں جو کئی صورتوں میں حماقت اور مذمت کے درجہ تک پہونچی ہوئی ہوتی ہے سیاہ کئے جارہے ہیں اس کا عشر عشیر بھی ویدوں کے پٹھن پاٹھنی میں اپن نہیں کیا جاتا۔ وجہ صاف ہے کہ سوامی دیانند کے نام پر لیکچر میں تالیاں پٹ جاتی ہیں اور اخبار کے پرچہ زیادہ بک جاتے ہیں۔ مگر ویدوں کے منتروں کی وکھیا کا یہ انعام نہیں مل سکتا۔ حالانکہ آریہ سماج کے کسی بھی اصول میں یہ نہیں لکھا کہ سوامی دیانند کی مدح سرائی یا مرثیہ خوانی آریوں کا پرم دہرم ہے۔ بلکہ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا۔ آریوں کا پرم دہرم بتایا گیا ہے۔ مگر افسوس کہ اس طرف لوگوں کی توجہ نہیں ہے۔" اندر۔ مورخہ نومبر ودسمبر سنہ ۱۹۱۱ء میں ہمعصر کا ایسا لکھنا بالکل سچا ہے۔ بلکہ ہم نور افشاں کے کالموں میں دکھلا چکے ہیں کہ آریوں نے سوامی دیانند کو حد سے زیادہ بڑھا دیا ہے۔ جس سے صاف اُس کی پرستش کرنا پایا جاتا ہے۔ دیکھیں کہ مسٹر دہرمپال صاحب کی اس تحریر کا وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

ہمعصر مخزن مسیحی الہ آباد کے ایڈیٹر صاحب جناب بزرگ پادری جے۔ جے لوکس صاحب جنہوں نے ۱۸ برس گزرے کہ اس کام کو ہاتھ میں لیا تھا اور ۱۶ برس سے زیادہ عرصہ سے تو مخزن کو بڑی خوبی اور عمدگی سے چلایا تھا گویا کہ وہ اس مسیحی پرچہ کے بانی مبانی رہے۔ امسال سے اس خدمت سے دست بردار ہوگئے ہیں۔ اور اُن کی جگہ پادری آر۔ سی۔ ہمتھ صاحب ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ جواب سے اس خدمت کو انجام دینگے۔ بزرگ پادری جے۔ جے لوکس صاحب سے پنجاب اور ہندوستان کے

اکثر سبھی واقف ہیں۔ اور اُن کی ذات سے بہتوں کو بڑے بڑے فیض حاصل ہوتے ہیں اور ان کی روحانی خوبیوں کا اثر سب پر ہوا ہے۔ ان کے گہرے اور عمدہ خیالات اور سنجیدہ نصیحتیں قابل یاد اور موثر ہوتی رہی ہیں مخزن کے ناظرین صاحب موصوف کو کبھی نہ بھولینگے۔ صاحب موصوف کی خدمات اس مسیحی پرچہ کے متعلق نہایت قابل قدر تھیں جن کے لئے عیسائی پبلک ان کی ازحد شکرگزار ہے۔ کاشکہ خدا اور بھی مدت تک ان کو اپنی خدمت کے مبارک کام کے انجام دینے کے لئے صحیح وسالم رکھے۔

ریویوز

The Testimony of Science in favour of Natural & humane diet.

اس نام کا ایک رسالہ انگریزی زبان میں سٹد نے ہاج بیرڈ صاحب کی تصنیف لالوبھائی گلاب چند جی صاحب ساکن بمبئی نے ہمارے پاس ریویو کے لئے بھیجا ہے۔ ہم نے اس کو اول سے آخر تک پڑھا ہے۔ یہ گوشت خوری کے برخلاف اور سبزی وغیرہ کی تائید میں لکھا گیا ہو اور سائنس کی رو سے گوشت کھانا منع ٹھہرایا گیا ہے۔ اور انسان کی عمدہ اور طاقت بخش خوراک سبزی بتلائی گئی ہے۔ یہ رسالہ بہت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ جس کے مضامین بھی علیحدہ علیحدہ دلچسپ ہیں۔ جو مختلف علوم سے سبزی اور پھل کھانے کی تائید میں لکھے گئے ہیں۔ چاہئے کہ وہ لوگ جو انگریزی زبان میں مہارت رکھتے ہیں۔ اس کو منگوا کر اس کا مطالعہ کریں۔ جو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اس کی قیمت صرف ۲ پنیس ہے۔ جو لالوبھائی گلاب چند صاحب جوہری بازار بمبئی کو لکھنے سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

ناولسٹ

اس نام کا ایک رسالہ ۹۰ یا ۸۰ صفحوں کا لاہور سے نکلنے لگا ہے مضامین کے لحاظ سے یہ رسالہ دوسرے رسالوں سے جو قابل پسند سمجھے جاتے ہیں کچھ کم نہیں ہے۔ دلچسپ مضامین اور عقل وعلم بڑھانے والے فقرے اس میں لکھے جاتے ہیں نظم ونثر دونوں قسم کے عمدہ مضامین اس میں شائع ہوتے ہیں۔ جولان طبیعت لوگوں کے مطالعہ کے لئے اس میں اچھا سرمایہ بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ چاہئے کہ شائقین اس کو منگوا کر اپنی طبیعتوں کو بہلاویں۔ اور عقلمندی کے فقروں سے کچھ فایدہ حاصل کریں۔ اس کی سالانہ قیمت تین روپیہ ۳ ہے۔

التماس

جو صاحب خط لکھتے ہیں کہ پتہ تبدیل کیا جاوے۔ جب تک اپنا قیام گاہ کا پتہ جہاں سے تبدیل ہوتے ہیں۔ اور جس جگہ تبدیل ہو کر جاتے ہیں نہ لکھیں گے۔ تب تک اُن کے حکم کی تعمیل نہیں کریں گے۔ اور نیز جو صاحب اخبار نہ پہونچنے کی شکایت لکھتے ہیں۔ وہ بھی اپنا پورا پورا پتہ خوشخط وچٹ کاغذ پر تحریر کرینگے تعمیل حکم نہیں ہوگی۔ شکایت معاف۔

بےآمینی وانقلاب حکومت کے باعث اندرون چین کی حالت نہایت خراب ہے۔ تجارت پر ختم ہے۔

تمام کاروبار رک گئے پڑے ہیں۔ لاکھوں آبادی فاقہ کش ہو رہی ہے۔ خوف ہے کہ رعایا بگڑ جائیگی۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:* - جائے تعجب ہے کہ ان مسیحی معترضین کی آنکھوں میں عرب کا تمام ملک اور سرحد شام تک کی عیسائی قومیں تو بے گناہ ہیں۔ لیکن جزیرہ نما عرب بھر میں اگر کوئی گنہگار ہے تو وہی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والی مسلمانوں کی جماعت ہے۔

اقول۔ نہیں صاحب گنہگار اور بے گناہ کا سوال دور ہے۔ یہاں تو دیکھنا اسباب کا ہے کہ ان تمام جنگ وجدل کے بانی کون تھے اور زیادتی اور جبر کس کی طرف سے ہوا۔ یہ آسانی سے تواریخوں کے پڑھنے سے ظاہر ہو سکتا ہے مگر واقعات کے اُلٹ پلٹ کرنے سے سچائی کو چھپانا انصاف سے بعید ہے۔ جس کا قصور ہے اُس کو گنہگار گردانو لیکن بے گناہوں کو ناحق مجرم گردانا ٹھیک نہیں ہے۔ ہم نے دعویٰ نہیں کیا کہ مسیحی بے گناہ ہیں۔ ممکن ہے کہ اُنہوں نے بہت معاملوں میں غلطی کی ہو۔ پر مسیحیوں کو اہل اسلام کے مقابلہ میں ظالم کا خطاب دینا بالکل سینہ زوری ہے۔ جس کا ثبوت اشاعت اسلام کے راقم پر لازم ہے۔ ورنہ اُن کے ایسا کہنے کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے۔

قولہ:- مسلمانوں کو عیسائیوں کے ہاتھ سے اور خصوصاً شمال کے رہنے والے مہذب عیسائیوں کی طرف سے بت پرستوں کی نسبت بہتر سلوک کی اُمید تھی۔ لیکن خلاف

***فٹ نوٹ**:- کاغذات کے اُلٹ پلٹ ہو جانے سے یہ مضمون رہ گیا تھا اسے اب درج کیا جاتا ہے۔ **ایڈیٹر**

اُمید یہی اسلام کے ایسے ہی دشمن ثابت ہوتے۔ جیسے کہ عرب کے بت پرست تھے۔

اقول ۔ اگر عیسائی دعوت اسلام کو قبول کرکے رسول پر ایمان نہ لائے تو البتہ وہ درست بن سکتے تھے۔ یہ بیشک ممکن تھا اور اس لئے جب اُنہوں نے صاف انکار کر دیا تو پھر دشمن بنے جس طرح بت پرست اپنے مذہب پر ثابت قدم رہے۔ اسی طرح سے عیسائی اپنے مذہب پر ثابت قدم رہے تو دونوں اسلام کے دشمن ضرور بن گئے۔ جن پر از روئے اسلام جنگ کرنا لازم ٹھہرا۔ ایسی حالت میں بہتر سلوک کی کیا اُمید ہوسکتی تھی۔ اگر مذہبی آزادگی روا رکھی جاتی اور اس معاملہ میں جبر کام میں نہ لایا جاتا تو پھر اگر کسی معاملہ میں عیسائی خاص مخالفت اور دشمنی کرتے تو وہ ملزم ٹھہرنے کے لائق ہوتے پر اسبابات میں وہ سراسر حق پر تھے۔ عیسائیوں کے سلوک پر آپ اعتراض کرتے ہیں۔ پر اُن کے ساتھ اسلامی سلوک کیسا تھا۔ ذرا اس کا بھی خیال فرمائیے تو جواب خود بخود مل جاویگا۔

قولہ ۔ ان کو (عیسائیوں کو) اسلام سے کچھ ایسی سخت نفرت تھی کہ مسلمانوں کے معاملہ میں اُن کی تمام نیکی کی طاقتیں سلب ہوگئی تھیں۔

اقول ۔ اگر سچ پوچھئے تو تنگ آمد و بجنگ آمد کا حالہ تھا ورنہ ان کو لڑنے بھڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

قولہ ۔ جس عیسائی فیاضی کا دعوے آجکل کے مشنری پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے دشمن ہوکر ان سے ایسی رخصت ہوگئی تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ کے پیرووں پر سختیاں کرتے وقت ان کے دل رعب کے تنگ ہوگئے تھے اور جو بیسیوں کے بے ضرر بنے تھے وہ جنگل کے بھیڑئیے بنگئے

اقول ۔ یہ بھی تنگ آمد بجنگ آمد کے سبب سے ہوا ورنہ وہ مسلمانوں کا مقابلہ نہ کرتے۔ وہ تو ضرور بے ضرر بنے ہی تھے۔ مگر جب اُنکے ساتھ وحشیانہ سلوک کئے گئے رہ آئی تاب نہ لاکر مقابلے پر آمادہ ہوگئے اور خود حفاظتی کا قانون انسان کو قدرتی طور سے ایسے کاموں کیلئے مجبور کردیا کرتا ہے

اقتباس

موت کی طاقت

انسانی نکتہ خیال سے موت کی طاقت بے حد ہے اگرچہ خدا کے آگے یہ محدود ہے۔ خدا کی طاقت کے علاوہ دیکھو دنیا میں کون اس کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ کیا تعدی یا زر میں یہ طاقت ہے کہ موت کا مقابلہ کرے؟ نہیں بلکہ موت کی طاقت اس سے بڑھکر ہے۔ کیا فصاحت کی طاقت کچھ اس کا مقابلہ کرسکتی ہے؟ نہیں کیا غرور کی طاقت؟ اور کیا علم فزکس کی طاقت؟ کیا عشق محبت کی طاقت؟ کیا فوجوں کی طاقت؟ سکندر کی فوجوں کی طاقت؟ سیزر کی فوجوں کی طاقت؟ نپولین کی فوجوں کی طاقت؟ کیا ولنگٹن کی فوجوں کی طاقت؟ کیا دانائی کی طاقت؟ کیا قوموں کی طاقت؟ یا بہادروں کی طاقت؟ یا فصیحوں کی طاقت؟ لیکن موت کی طاقت ان سب طاقتوں سے بڑھکر ہے۔ وہ سب اس کی طاقت کے نیچے سرنگوں ہیں۔ موت کی طاقت تمام کروڑہا انسانوں سے جنگ اور مغلوب کر لیا ہے جو ابھی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اس کا قبضہ تمام دیگر مخلوقات حتی کہ چرند پرند اور کیڑے مکوڑوں اور تمام قسم کی جاندار مخلوقات پر ہے اور سب کے لئے یہ خوفناک اور زور آور ہے۔ اور وہ سب کو صفحہ دنیا سے لیکر ملک عدم کو بھیجتی ہے۔ اور موت تمام قسم کی کروفر اور اختیار اور رعب کی موجودگی میں اپنا خوفناک سین دکھلا ہی دیتی ہے۔ اور یہ سب پر فتحیاب نظر آتی ہے موت سب کو فنا کرتی آئی ہے اور فنا کر رہی ہے۔ اور فنا کرتی جاویگی۔ سب اس کی بے حد طاقت کے قایل ہیں۔ اگرچہ موت کی ایسی بڑی طاقت ہے۔ ایک نے اُس کو جیت لیا ہے اور اُس کی طاقت پر غالب آیا ہے اس کا نام یسوع مسیح ہے۔

ہیٹ

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ا

ایک سوداگر ایک میلے سے واپس اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا اور اُس کی پیٹھ پر ایک نقد کا تھیلا تھا۔ مینہ برس رہا تھا۔ اور وہ آدمی پانی سے تربتر ہو رہا تھا۔ اور مینہ سے دق ہوکر سوچ رہا تھا اور خدا سے شکایت کر رہا تھا کہ ایسے وقت میں مینہ برسایا کہ اُس کو از حد تکلیف ہوئی کیونکہ وہ سفر میں تھا۔ اس کا رستہ گھنے جنگل میں سے تھا جہاں اُس نے ایک ڈاکو کو دیکھا جو اپنی بندوق اُٹھا کر اُس کی طرف فیر کرنے کو تھا۔ اور وہ فوراً اُس کی بندوق سے نشانہ ہو جاتا۔ اگر ڈاکو کی بندوق بارود بھیگنے کے سبب سے ناکارہ نہ ہو جاتی۔ سوداگر نے ہوشیار ہوکر اپنے گھوڑے کو ایڑی لگائی اور خطرے سے بچ گیا اور جب وہ اس طرح سے اپنی جان بچا کر محفوظ رہا تھا تو وہ سوچنے لگا کہ آہ میں کیسا بے وقوف ہوا کہ میں موسم کی خرابی کے لئے خدا پہ الزام لگانے لگا تھا۔ اور اُس کو خدا کی حکمت سمجھتا تھا۔ کیونکہ اگر آسمان صاف ہوتا تو میں اب لہولہان مردہ پڑا ہوتا اور میرے لڑکے بالے گھر میں میری انتظاری کرتے۔ یہ مینہ جس سے میں ناراض ہوا تھا۔ میری جان اور نقد بچانے کا سبب ہوا۔ اب آئیندہ کو میں کبھی نہ بھولونگا کہ جو کچھ خدا کرتا ہے۔ وہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

ایرانی مجلس وزارت نے روسی مداخلت کی روک کے لئے جو تجاویز پیش کیں مجلس نے انکو نہیں مانا ہے۔

مراسلات

وعظ نئے سال کے لئے*

یشوعہ ۲۴: ۱۵

لیکن میں اور میرا گھرانا جو ہے سو ہم خداوند کی بندگی کریں گے۔

نیا سال مبارک ہو۔ اس نئے سال کے لئے ہم اپنی اور اپنے گھرانے کی نسبت کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو سال گزر گیا اُس میں ہم نے جو کچھ کیا خواہ بھلا خواہ بُرا وہ ہو چکا۔ جو نقصان یا فایدہ ہم نے اُٹھانا تھا سو اُٹھا چکے۔ چونکہ ہم ذی عقل مخلوق ہیں اور آیندہ کی نسبت سوچ سمجھ کر اپنے ارادہ کو قایم کرنے کی لیاقت رکھتے ہیں اور اپنے نفع یا نقصان کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے ہم کو خوب سوچ سمجھ کر اپنے ارادے کو قایم کرنا اور اُس پر کاربند ہونا چاہئے۔ ہماری سند کی آیت میں ایک عمدہ نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آپ سبھوں کو معلوم ہے کہ اس خدا کے بندے حضرت یشوعہ نے اپنے بزرگوں سے ضرور اسباط کا بیان سنا ہو گا کہ خدا قادر مطلق نے اپنی بڑی مہربانی سے اپنے نبی ابراہیم کو بت پرستوں کی زمین سے نکالکر اپنے لئے برگزیدہ کیا اور اسے اپنے ارادہ اور مرضی پر چلایا۔ اور اُس سے کیسے وعدہ فرمائے اور پورے کئے۔ پھر اسحاق کی پیدایش اور اُس کی قربانی کا واقعہ تو اُس کے دل پر نقش ہو گا۔ کیونکہ اُس وقت کے بزرگ زمانہ حال کے بزرگوں کی طرح مذہب کے بارہ میں بے پرواہ نہ تھے۔ اُن میں روایت سینہ بسینہ جاری رہا کرتی تھی۔ حضرت یعقوب اور اُس کے عزیز بیٹے یوسف کا قصہ تو حضرت یشوعہ نے سنا ہو گا۔ پھر مصر کی سخت غلامی میں رہ کر وہاں کا تجربہ بھی انہیں ہوا ہو گا اور وہ اسباط کا بھی گواہ تھا کہ اس خدائے جل شانہٗ نے مصریوں کے پلوٹھوں کو مار کر اپنی عجیب و غریب قدرت سے بنی اسرائیل کو مصر سے رہائی بخشی۔ بحیرہ قلزم کے بہنے والے پانی کو ٹھہرا کر بنی اسرائیل کے لئے راستہ بنا انہیں سلامت پار اُتارا۔ اور فرعون اور اُس کے لشکر کو بحیرہ قلزم کے پانی کو بحال کر غرق کر دیا۔ پھر خدا ہی نے بنی اسرائیل کی چالیس برس تک بیابان میں رہبری اور حفاظت کی اس عرصہ میں اُن کے کپڑے نہ پھٹے جوتے بدن پر نہ گھسے پانی کا سوتا اُن کے ساتھ ساتھ بہتا رہا۔ اور معجزانہ طور پر انہیں خوراک ملتی رہی۔ خدا کے لشکر کے سردار کو یشوعہ نے آمنے سامنے دیکھا اور اُس سے ہمکلام ہوا۔ پھر یریحو اور عی کے شہر کو جیت لیا۔ ہر جگہ بمدد خدا دشمنوں کو مغلوب کیا۔ اور آسمانی زور کے سورج اور چاند کو روک رکھا اور خدا کے ہر ایک وعدے کو پورا ہوتے دیکھا۔ یہ کل باتیں صاف اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ خدائے کریم وذوالجلال کی مہربانی اُس پر تھی۔ تو کیا وہ ان سب باتوں کو دیکھ اور اُن کا تجربہ کر کے ایسا ناشکر گزار ہوتا کہ خدا کی کل رحمتوں اور بخششوں کو فراموش کرتا؟ کیا اس کا ضمیر اس حالت میں اُسے ملزم نہ ٹھہراتا؟ میرے پیارو سوچو کیا حضرت یشوعہ کے دل میں اُس قادر خدا کی محبت جوش نہ مارتی ہو گی۔ اور وہ یہ نہ کہتا ہو گا کہ مجھے میرے خدا سے کون سی چیز جدا کر سکتی ہے۔ کیا کال، تلوار، وبا، یا شرم یا ننگائی یا حال و استقبال کی کوئی چیز۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ سب کچھ تو میری محبت کو اور زیادہ کرتے۔ اس دنیا اور اس زمانہ کی ناپایداری کو ظاہر کرتی ہیں۔ صرف ایک خدا ہے جو تا ابد پانے والا ہے۔ کیونکہ میں نے اس کی خوبیوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ اے میری جان یہوواہ کا شکر کر کیونکہ وہ بھلا ہے۔ اور اُس کی مہربانی ابد تک ہے۔ خداوند کے لئے اے میری جان جو میرے اندر ہے ترنم کر یعقوب کے خدا کی طرف خوشی سے للکارو۔ ہاں خدا کی ستایش کرو اُس کے مقدس میں۔ خدا کی ستایش کرو۔ اس کی قدرت کی فضا پر اُس کی ستایش کرو۔ اس کی قدرتوں کے سبب اُس کی ستایش کرو۔ اُس کی بزرگی کی کثرت کے مطابق اُس کی ستایش کرو۔ نرسنگا پھونکتے ہوئے اُس کی ستایش کرو۔ بین اور بربط چھیڑتے ہوئے اس کی ستایش کرو۔ طبلہ بجاتے ہوئے اور ناچتے ہوئے اس کی ستایش کرو۔ تار والے سازوں کو اور بانسلیوں کو بجاتے ہوئے اس کی ستایش کرو۔ بلند آواز جھانجھ بجا بجا کے اُس کی ستایش کرو۔ ہر ایک چیز جو سانس لیتی ہے خداوند کی ستایش کرے۔ خداوند کی ستایش کرو۔ ہاں میں اور میرا گھرانا جو ہے سو ہم خداوند کی عبادت کریں گے۔ آہا حضرت یشوعہ نے یہ کیسا عمدہ اقرار و ارادہ بنی اسرائیل کے اوپر ظاہر کیا تھا۔ واہ وہ اپنے خالق مالک و مہربان خدا کی بے حساب برکتوں کے لئے کیسا شکرگزار تھا۔ اور ان نعمتوں اور برکتوں کے پانے کے عوض میں کیسی خدمت کیسی وفاداری کا وعدہ و ارادہ پیش کر رہا ہے۔ ذرا غور سے کیا ہم جو ان سب برکتوں کے حصہ دار ہیں۔ اور جنہوں نے سال گزشتہ میں اپنے مالک کے بڑے بڑے احسانوں کا تجربہ کیا ہے۔ کیا آج کے دن جو ایک نیا سال اور ایک عمدہ موقعہ ہاتھ آیا ہے۔ خاموش بیٹھے رہیں۔ اگر ہم خاموش رہیں گے تو پھر اس کی تعریف کون کریگا؟ اور تب ہمارا حال ہولناک ہو گا۔ کیا ہم اس موقعہ اور مہلت کو ناچیز جانکر ضایع کریں۔ اور اپنے خالق کا شکریہ کرتے ہوئے اس سے یہ وعدہ نہ کریں کہ آج سے میں اور میرا گھرانا جو ہے تیری ہی ستایش اور تیری ہی بندگی کریں گے۔ کیونکہ شاید ہم کو پھرنے کا موقعہ بھی دیا گیا ہے۔ پیارو آج قبولیت کا وقت اور آج ہی نجات کا دن ہے۔ پیارو اُس بات پر بھی غور کرو جو ہمارے خداوند یسوع مسیح نے تمثیلاً کر کے فرمائی کہ اسے ایک سال اور رہنے دے۔ اس سال میں اس میں اپنا کھودونگا۔ پھر بھی یہ پھل

* [illegible] کے سبب سے ٹھیک وقت پر نہ نکل سکا۔ ایڈیٹر



نہ دے تو کاٹ ڈالیو۔ کیا اس سے ظاہر نہیں کہ وہ وقت کتنا گذر چکا ہے کہ ہم سے پھل کی اُمید ہی ہے۔ پس آؤ ہم بھی یہ وعدہ کریں کہ میں اور میرا آج سے خدا کی عبادت کرینگے۔ پیارو خوب غور کرو یہ پھر توبہ کا کوئی موقع نہ ملے۔ سچا پیارو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو۔ دیکھو خدا نے ہماری کس قدر برداشت کی اور بیحد اُلفت ہم پر بار بار ظاہر کی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ غصہ ہو اور ہم ہلاک ہو جائیں۔ آج ہم اپنے آپ کو اُس کی نذر گذرانیں اور اقرار کریں کہ میں اور میرا گھرانا ہے سو آج سے خدا کی عبادت کرینگے۔ کیونکہ وہ جو خداوند پر بھروسہ رکھتے ہیں بہت ہی مبارک ہیں۔ اُس کے مقدس لوگو خداوند کی حمد میں نغمہ سرائی کرو۔ اور اُس کی قدوسی کے ذکر میں اُس کا شکر کرو اب غور کرو جبکہ یشوعہ نے خدا کے حضور سب بنی اسرائیل کے روبرو یہ اقرار اور وعدہ کیا تو خدا نے اُس سے بہت قیمتی وعدے فرمائے۔ اوّل خدا نے یشوعہ فرمایا کہ میں نے تجھے مصر کی غلامی سے رہائی بخشی میرے حکموں کو حفظ کر اور یقیناً میں تیرے ساتھ ہونگا جیسا کہ اپنے بندے موسےٰ کے ساتھ تھا۔ پیارو ہم بھی خدا کے حکموں کو حفظ کریں۔ تو یقیناً وہ ہمارے ساتھ بھی ہوگا۔ جیسا کہ ہمارے خداوند نے کہا کہ میں زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔ پیارو وہ روح القدس کے ذریعہ ہر روز ہمارے ساتھ ہے۔ چاہئے کہ ہم اُس کو رنجیدہ نہ کریں۔

دویم یشوعہ سے وعدہ تھا کہ خدا اپنی حضوری اُس سے الگ نہ کریگا۔ پیارو یہ وعدہ ہمارے لئے بھی ہے۔ تو کیا ہم صداقت کے فرزند گردانیں اور سیماہ پر توکل نہ کریں۔ ایک سال گذر گیا۔ اب کیا جو ہم کو موقع ملا ہے۔ اسے بھی ضائع کر دیں؟ ہرگز نہیں۔

سویم۔ خداوند نے یشوعہ سے وعدہ کیا کہ تو اپنے دشمنوں پر فتح پائیگا۔ کیا یہی وعدہ ہم سے بھی نہیں کیا گیا۔ جاگتے رہو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ پڑو کیونکہ تمہارا دشمن شیطان گھات میں لگا ہوا ہے۔ کہ کسی کو غافل پائے اور پھاڑ کھائے۔ پر خداوند فرماتا ہے۔ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے۔ ایمان لا کہ تو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا۔

پیارو حضرت یشوعہ بنی اسرائیل کو صلاح دیتا ہے۔ کہ وہ اپنے درمیان سے بتوں کو نکال پھینکیں۔ اور سب نیک نیتی سے خدا کی عبادت کریں سو اس وقت میں بھی تم کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ تم بھی اپنے میں سے بتوں کو نکال پھینکو اور صرف خداوند خدا کی عبادت کرو یعنے غروری و خودپسندی کا بت جس کی صبح سویرے ہی تم پرستش کرنی شروع کر دیتے ہو دور کرو۔ خودنمائی کا و خود غرضی کا بت۔ دنیا و دنیا کی چیزوں کا بت لالچ اور شراب اور دیگر منشی چیزوں کی عادت کا بت۔ زناکاری اور جوا کھیلنے کا بت۔ ناچ راگ و تماشوں کے بتوں کو اپنے میں سے نکال پھینکو۔ ناپاک کو نہ چھوؤ نہ چکھو ورنہ ناپاک ہو جاؤ گے اور یاد رکھو کہ زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا بہت ہی ہولناک ہے۔ اور خدا کا شکر کرو اور نئے سال میں تمہاری زندگی کی چال بھی نئی ہو جائے کہ جس سے تمہارے آسمانی باپ کی حمد و تعریف کی جائے۔ آمین۔

الراقم۔ پادری ٹامس ہاول۔ کشمیر

ملک ٹریپولی کی ضمنیت میں ایک ضلع بارکا مصر کو بھی حاصل ہوا۔ جاتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ مصری گورنمنٹ نے ایک کمپنی فوج ضلع ہذا پر قابض ہونے کو بھیجی۔ وہ بارکہ کا ضلع سالم نام ہے۔

تعلیم الواعظین

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

سویم:- وعظ کو عبادت سے کیا علاقہ ہو؟ مسیحیوں کی عبادت میں تین باتیں لازمی ہیں اوّل نماز۔ دوم تعریف سوم وعظ میں کلام اللہ کا سننا۔ جبکہ وعظ عبادت کا ایک حصہ ہے تو چاہئے کہ وہ عبادت سے متفق ہو۔ الغرض یہ مناسب ہو کہ جو باتیں عبادت کے ذریعہ دلوں پر نقش ہوں۔ یا جو آرزو روحانی۔ عبادت کے وسیلے دلوں میں پیدا ہو وہ وعظ کے ذریعہ سے ترقی و تکمیل پائے اور ایسا نہ ہو کہ وعظ کی طوالت کے سبب عبادت میں ماندگی پیدا ہو۔ اور نہ یہ ہو کہ وعظ کے خالی از غرض ہونے سے عبادت کی تاثیر دل سے دور ہو جائے۔ اور یہ بھی ملحوظ رہے کہ عبادت میں کلیسیا کے دن یا سبت کے سبب جو کچھ خصوصیت ہو تو وعظ میں ضرور اُس کی طرف اشارہ ہونا چاہئے۔ الغرض وعظ اور نماز معہ تعریف میں یہ فرق ہے کہ نماز اور تعریف میں سب لوگ برابر شامل ہوتے اور اسی لئے نماز و گیت وغیرہ ہر ایک زمانہ کے لئے کلیسیا کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں۔ مگر وعظ ایک ہی شخص کا کام ہے کہ وہ دیتا ہے اور باقی جماعت لیتی ہے چونکہ وہ ذریعہ الاجماعت کا خادم اور خداوند کا ایلچی ہے۔ اس لئے اُس کو اُن قانون کا پابند رہنا چاہئے۔ جو کلیسیا اور خداوند نے مقرر کئے ہیں۔ لیکن وہ اپنے بیان کی نسبت آزاد ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ وہ دیانتداری سے اپنی باتوں کو کام میں لائے۔

چہارم۔ واعظ کی عام صفات کا بیان (۱) فصاحت واعظ پر فرض ہے کہ جتنا ہو سکے معمولی وسایل سے فصیح زبان اور عام فہم بیان کرنے کا علم حاصل کرے مگر اتنی فصاحت بھی نہ ہو کہ وہ فصاحت کے خیال

میں خدا کا خیال چھوڑ دے۔ یا جماعت فصاحت سے خوش ہو کر مضمون پر کم غور کرے (۲) اور مناسب ہے کہ فصاحت کے ساتھ تعلیم دینے کے لئے پاک نوشتوں کا علم بھی رکھتا ہو۔ کیونکہ جو واعظ بائبل کو عقل سے اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے اس کے وعظ کی تاثیر دیگر عالموں کی وعظ سے زیادہ تر ہوتی ہے۔ تو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کام کے لئے ہر ایک مفید ہو سکتا ہے لیکن مناسب ہے کہ واعظ ان علوم کو نہ ان کی خاطر بلکہ اپنے کام کی خاطر حاصل کرے۔ الغرض واعظ کی عقل اور اس کا دل ایک زرخیز ملک کی مانند ہو کہ جس میں طرح طرح کے درخت اور باغیچے لگائے گئے ہوں اور بہت ندیاں جاری ہو کر نشیب کی طرف بہ جائیں۔ کہ ان سے ایک بڑا دریا پیدا ہو کہ جس سے بہت لوگ فایدہ حاصل کریں۔ پس دل کا نشیب فروتنی ہے۔ اور جو کوئی علم رکھتا اور اس کو اپنا نہیں سمجھتا اور فروتن مزاج ہے۔ تو وہ اس سے اوروں کو بھی زرخیز کر کے ضرور فایدہ پہونچائے گا۔ (۳) ترغیب۔ یہ صفت واعظ میں ایسی ہو کہ لوگ اس کی طرف رجوع ہوں۔ خاصکر یہ صفت غیر مذہب والوں کو منادی کرنے کے لئے واعظ میں بہت ضروری ہے کیونکہ منادی کے سننے والے روح میں مردہ ہوتے ہیں۔ اگر یہ صفت منادی میں نہ ہو تو فایدہ نہیں ہوتا۔ اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ پاک انجیل کی خوشخبری تمام دنیا میں سنائی جائیگی کیونکہ یہ وعدہ نہیں دیا گیا کہ اس زمانہ میں تمام دنیا ایمان لائے گی۔ چونکہ کلام کا سنایا جانا لوگوں کے لئے زندگی یا موت کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے واعظ کو بہت تیاری کر کے اسے ایسی ترغیبوں سے سنانا چاہئے کہ لوگ اُسکو سنکر قبول کریں اور زندگی پائیں۔ اور اگر منادی یہ نہ کرے تو اس کی منادی سچی گواہی نہ ٹھہریگی کیونکہ گواہی یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ تم نجات پاؤ۔ اور جس بات کو خدا چاہتا ہے چاہئے کہ اس کا ایلچی بھی اسی بات کے لئے کوشش کرے۔ لیکن کلیسیا کے وعظ میں بھی لوگوں کو اس کی طرف رجوع کرنے کے لئے کوشش اس لئے درکار ہے۔ کہ کلیسیا میں بھی مردہ لوگ ہیں جو صرف نام سے خداوند کے شاگرد ٹھہر گئے ہیں کہ جن کے سبب انکو توبہ اور ایمان کا پیغام سنانا پڑتا ہے۔ مگر جو واعظ بغیر خاص ترغیبوں کے صرف اسی بات کو سناتا ہے اس سے ایسا فایدہ جیسا کہ مطلوب ہے نہیں ہو سکتا۔

پنجم۔ واعظ و مناد کی خاص صفات کا بیان

(۱) نجات کی تجربہ کاری۔ واعظ یہ چاہتا ہو کہ خدا کی طرف سے وسیلہ ہو کر لوگوں میں روحانی زندگی کو پیدا کرے جیسا کہ مقدس پولوس نے فرمایا۔ گلاتی ۴: ۱۹۔ اے میرے بچو تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کیسے درد لگے جبتک کہ مسیح تم میں صورت نہ پکڑے۔ سو اس کے ضرور ہے کہ واعظ کے دل میں حق کی عقلی پہچان بلکہ اس کا تجربہ بھی ہو۔ کیونکہ اسی سے وہ دلیری پیدا ہوتی کہ جس سے اس کی گواہی تاثیر کر سکتی ہے۔ ۲۔ قرنتی ۴: ۱۳ ۱ یوحنا ۱: ۳ اور صرف اسی اندرونی تجربہ کے وسیلے وہ خدا کے خوف کے سبب آدمیوں کے خوف سے چھوٹ سکتا ہے۔ بلکہ جو اس کی سنتے ہیں وہ اس کے وعظ میں خدا کی سنیں گے۔ اور ممکن ہے کہ ایسا واعظ یا مناد کہ جس نے اپنے تجربہ سے پاک انجیل کی قدرت کو معلوم نہیں کیا اوروں کے لئے برکت کا وسیلہ بنجائے۔ جیسا کہ وہ نالی جسکے وسیلے سے پانی جاتا ہے۔ خود بے پھل رہتی ہے۔ ویسے ہی یہ بھی خود بے پھل رہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا مناد متعدد بار کلام کی تاثیر کو روکتا ہے اور باوجود اس کے اس کی بے ایمانی کے اگر خدا کے کلام کی تاثیر ہو تو یہ خدا کے فضل و رحمت سے ہے۔ پس اس لئے واعظ اپنے آپ کو خوب پرکھے اور آزمائے تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اوروں کو وعظ اور منادی کر کے خود نامقبول ٹھہرے۔ ۱ قرنتی ۹: ۲۷۔

(۲) واعظ سکھانے کے لئے تربیت یافتہ علم و طاقت رکھتا ہو اس کی نسبت یہ دیکھتے ہیں کہ خداوند مسیح خود اپنے عہدہ و کام کے واسطے لیاقت اپنے باپ سے پاتا رہا۔ اور اس کے رسول ایسے لوگ تھے کہ جن میں ان کی غریبی اور پست حالی کے باوجود کلام سنانے کی لیاقت و طاقت موجود تھی۔ اس لئے پولوس فرماتا ہے کہ یہ بھی واعظ کو تعلیم دینے کے لائق ہونا ہے۔ ۱۔ طمطیس ۳: ۲ اور پھر یہ کہ واعظ نہ صرف تعلیم دینے کے لائق بلکہ بردبار بھی ہو۔ ۲ طمطیس ۲: ۲۴ پھر ایک اور بات بھی جو واعظ کے لئے ضروری ہے۔ یعنے ایسی طاقت جو خدا کی پیدایش میں بخشتا ہے۔ واعظ میں ہونی چاہئے۔ ایسی شخص کے پاس مطلق طاقت نہ ہو تو وہ کیسی ہی محنت کیوں نہ کرے وہ اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ لہذا یہ غور سے دیکھنا چاہئے کہ آیا مجھ میں ایسی طاقت نشان ہے کہ نہیں ہے اور اگر بسبب نہ استعمال کرنے قوت کے وہ اس سے ناواقف ہو تو دینیدار دوستوں سے دریافت کرے کہ جو بغیر چاپلوسی کے اُسے بتائیں کہ یہ صفت تجھ میں ہے۔ یا نہیں۔ اور پھر اگر یہ طاقت واعظ میں تھوڑی ہو تو بتدریج محنت کرنے کے وسیلے سے اُسے بڑھا سکتا ہے۔ لیکن اس طرح اکثر یہ قوتیں اور بس جو واعظ کے لئے درکار ہیں وہ قبل تعلیم دینے میں شروع کرنے کے معلوم ہو جائینگی۔ اور یہ اکثر کہا جاتا ہے کہ جو شخص اور کاموں میں ناکامیاب رہا ہے وہ آخرکار اگر واعظ کا کام اختیار کرے تو اچھا واعظ بنیگا۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ درست ہے کہ جو شخص کسی اور کام میں لایق تھا اس کی نسبت امید کی جا سکتی ہے کہ وہ واعظ کے کام میں بھی لایق ٹھہریگا۔ اور نیز یہ خیال بھی بالکل باطل ہے کہ اگر کوئی آدمی دیگر کام میں اس لئے ترقی نہیں پاتی کہ خدا کی مرضی کہ میں واعظ و سکھانے والے کا کام کروں۔ (باقی)

راقم

پادری ٹامس ہاول کشمیر

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

دوسرا باب

بیوی:- اچھا تو آپ نے اُس آیت کو ڈھونڈا جو آپ نے اُس وقت پیش کی تھی؟

میاں:- نہیں مجھے آیت تو نہیں ملی لیکن مجھے معلوم ہے کہ ہم اس دنیا میں گناہ کے بغیر رہ نہیں سکتے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ گناہ ہم سے ضرور ہوتا ہی رہیگا۔ ہمارے کسی پادری سے پوچھو یہی جواب دیں گے۔ ابھی پچھلے ہی اتوار کو ہمارے بڑے پادری نے دوران وعظ میں کہا کہ ہم سب کے سب نیچرے گنہگار ہیں اور عملی طور پر اور بھی زیادہ۔ میں سوچتا ہوں اس نے یہ بات بائیبل ہی سے پڑھ سنائی تھی۔ کیوں نہ؟

بیوی:- نہیں بائیبل میں ایسا نہیں ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ ہم نیچر ہی سے گنہگار ہیں اور البتہ عملی طور پر بھی۔ لیکن اگر ہم اس کا عمل چھوڑ دیں (جو ہمارے اختیار میں ہے۔) تو اُس گنہگار نیچر سے یسوع مسیح ہم کو بچا لیگا۔

میاں:- دیکھو یہ آیت جہاں لکھا ہے کوئی بھی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں؟

بیوی:- ٹھہرئیے مجھے اپنی بائیبل لانے دیجئے (وہ اپنی بائیبل لاتی ہے) اچھا کہاں لکھا ہے؟

میاں:- رومیوں ۳: ۱۰ میں۔

بیوی:- اچھا تو وہ کن کا ذکر کرتا ہے۔ اٹھارویں آیت تک پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ ایک خاص قسم کے شریر لوگوں کا ذکر ہے نہ کہ مسیحیوں کا۔

فرض کریں کہ آپ کل بازار میں جائیں اور وہاں دو آدمیوں کو باتیں کرتے ہوئے دیکھیں۔ جن میں سے ایک یہ کہتا ہو کہ وے بڑے شریر ہیں۔ جبکہ ان میں سے ہر ایک شریر ہے۔ تو آپ کو یہ نتیجہ نہیں نکال لینا چاہئے کہ اُس کا یہ مطلب تھا کہ شہر کے تمام لوگ ہی شریر ہیں پہلے آپکو معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کن کا ذکر کرتے ہیں اور دریافت کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کسی خاص خاندان کا ذکر کر رہے تھے۔ اس خاندان کے سب لوگ شریر تھے۔

اس باب کے پڑھنے اور نیز خود زبور کے پڑھنے سے (جہاں سے رسول نے یہ عبارت اقتباس کی ہے۔) معلوم ہوگا کہ یہ ذکر فطرتی دنیاوی انسان کا ہے۔ نہ کہ ان کا جنہوں نے خدا کو پالیا ہے۔ یہ انسان کی فطرتی گنہگار حالت ہے جس کا رسول ذکر کرتا ہے۔ مقدس لوگ خدا کی ہستی کو مانتے ہیں اور جیسا کچھ بائیبل میں خدا کا بیان ہے اس سب پر ان کا ایمان ہے۔ وہ اس کے تمام وعدوں پر یقین رکھتے ہیں جو بائیبل میں آئے ہیں۔ لہذا اس عبارت میں مقدس شامل نہیں ہیں۔ اُنکا دعوے ہے کہ خدا ایسے ایسے ہستوں کو بھی جس کا ذکر اس آیت میں آیا ہے راستباز بنا سکتا ہے۔

میاں:- میں سوچتا ہوں کہ میں بھی اُن مقدسوں سے کچھ کم نہیں ہوں۔ میں بھی تو خدا کی ہستی کو مانتا ہوں جیسا وہ مانتے ہیں۔

بیوی:- کہنے اور کرنے میں فرق ہے۔ وہ لوگ جنکا ذکر رسول کرتا ہے "اپنے دلوں میں" کہتے تھے کہ خدا نہیں ہے ممکن ہے کہ وہ اپنے ہونٹوں سے تو کہتے ہوں کہ خدا ہے جو کچھ انسان دل میں یقین رکھتا ہے ویسا ہی وہ عملی طور پر اپنی زندگی میں دکھا بھی دیتا ہے۔ آپ "پاک دل" کے قائل نہیں ہیں۔ نہ ہی اسبات کو مانتے ہیں کہ انسان گناہ سے آزاد ہو سکتا ہے۔ دعا کے ذریعہ چنگا ہونے کی بابت بھی آپ ایمان نہیں رکھتے۔ اپنی زندگی سے آپ اُس کی ہستی کا انکار کرتے اور اپنے آپ کو ان لوگوں میں شمار کرتے ہیں جنکا پولوس نے اس آیت میں ذکر کیا ہے۔

میاں:- (طنزاً) میرا خیال ہے کہ تم خوب ہوشیار مناظر بنو گی۔ لیکن دیکھو یہ ایک آیت ہے جس کا مطلب نہ تو تم اور نہ ہی تمہارے مقدس بتا سکینگے۔ یسوع نے خود فرمایا "کوئی نیک نہیں۔ مگر صرف ایک یعنی خدا"۔ دیکھو یہ آیت میرے سامنے تم بہت بائیبل بائیبل کرتی رہتی ہو۔ میں تم کو ایک ایسی بائیبل دونگا جو میرا خیال ہے اُن سب کا منہ بند کر دیگی۔ جو پاکیزہ زندگی کی ڈینگ مارتے ہیں۔ یہ آیت متی ۱۹: ۱۷ میں ہے۔

بیوی:- میں یہ دعوے تو نہیں کرتی کہ میں تمام بائیبل جانتی ہوں۔ اصل تو یہ ہے کہ میں بائیبل بہت کم جانتی ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ خدا کی مدد سے میں اس کو سمجھنے لگ جاؤنگی۔ میں جانتی ہوں کہ جب خدا کے تخت عدالت کے سامنے کھڑے ہونگے۔ تو بائیبل ہی کے ذریعہ ہمارا انصاف کیا جائیگا۔ میرے عزیز ہمکو بائیبل کے طریق پر چلنا چاہئے۔ آپ وہی آیت نکالے رکھیں اور میں اور جگہ سے چند ایک آیتیں پڑھتی ہوں۔ میں وہ میٹھے الفاظ پڑھتی ہوں جو ۱ پطرس ۱: ۱۵ میں لکھے ہیں "جس طرح تمہارا بلانیوالا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن سے پاک بنو۔" ان الفاظ سے گویا میری روح کانپ جاتی ہے۔ اور دل میں حد درجہ کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اُس کی مانند پاک بنوں۔ میں بعض آیتوں کا مطلب آپ کو نہیں بتا سکتی۔ لیکن میری روح مجھے سکھاتی ہے کہ ہمیں پاک بننا ضروری ہے۔ مجھ کو دو ایک آیت پڑھنے دیں۔ "جو کوئی یہ کہتا ہے کہ اس میں قائم ہوں تو چاہئے کہ یہ بھی اسی طرح چلے جس طرح وہ چلتا ہے۔" ۱ یوحنا ۲: ۶۔ "پر کیونکہ جیسا وہ ہے ویسے ہی ہم اس دنیا میں ہیں۔" ۱ یوحنا ۴: ۱۷۔ آپکو معلوم نہیں کہ اس سے میرے دل کو کیسی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ "مسیح کی مانند ہونا" اس کو اس زندگی میں اپنے شامل حال محسوس کرنا گویا ہمیں ہما فردوس والی بات ہے۔

میاں:- ہاں مگر تم یہ بہشت والا منطق کبھی درست نہ پاؤ گی۔ ہر شخص اس دنیا میں گناہ میں رہتا ہے۔ یسوع نے کہا کہ کوئی نیک نہیں اور مجھے اُس کی بات کا یقین ہے۔

دیکھو یہ ایک اور آیت ہے۔ اور تیاندے کہتا ہوں تم کو اس کی بھی سمجھ نہ آئیگی۔ "اگر ہم کہیں کہ ہم میں گناہ نہیں کہ تو اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں ہے" ایوحنا ۱:۸ لو یہ بحث تو تمام ہوئی۔ کوئی شخص گناہ سے خالی نہیں ہے۔ اور اگر یہ مقدس کہتے ہیں کہ وہ گناہ نہیں کرتے تو وہ دھوکے میں ہیں۔ میں خوش ہوں کہ ہمارے پاس یہاں بائبل موجود ہے کہ یہ آیت بھی جھٹ مل گئی۔ اس آیت میں اگر پاک زندگی کا کوئی اشارہ بھی ہوتا تو میں ضرور ان مقدسوں کے ساتھ شامل ہو جاؤنگا۔

بیوی:۔ میں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں بائبل کا مطلب پورے طور پر سمجھتی ہوں۔ لیکن اگر آپ چھٹی اور ساتویں آیتوں کا مطلب بیان کریں تو ممکن ہے کہ میں آٹھویں کا مطلب بتا سکوں۔ کیا مہربانی سے یہ آیتیں پڑھینگے؟

میاں:۔ اچھا سنو "اگر ہم کہیں کہ ہماری اس کے ساتھ شراکت ہے۔ اور پھر تاریکی میں چلیں تو ہم جھوٹے ہیں اور حق پر عمل نہیں کرتے اور اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے۔ تو ہماری آپس میں شراکت ہے۔ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے"۔

بیوی:۔ عزیز کیا آپ نے کہا کہ "تمام گناہ سے"۔ مجھے بتائیں کہ جب ہم تمام گناہ سے پاک ہو گئے تو کتنا گناہ باقی رہ جاتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ میرا نجات دہندہ مجھ کو تمام گناہوں سے پاک و صاف کر سکتا ہے۔ میں خوش ہوں کہ مجھے یہ آیت کلام الٰہی سے مل گئی۔ میں جانتی ہوں کہ میں گناہ میں رہتی ہوں حالانکہ ایک کلیسیا کی ممبر بھی ہوں۔ اور نیکی کرنے کی کوشش بھی کرتی رہی ہوں۔ لیکن جب سے یہ گاسپل ٹرمپٹ پڑھتی ہوں میں محسوس کرتی ہوں کہ میں ابھی بچ نہیں گئی لیکن بچ جانے کی امید ہے۔

میاں:۔ بس میں نہیں چاہتا کہ اس قسم کی اخبار مجھے مسیحی دین سے پھیر دے۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔

بیوی:۔ گاسپل ٹرمپٹ نے مجھے تو مسیحی دین سے پھیر نہیں دیا۔ بلکہ اس نے صاف سادہ الفاظ میں مسیحی مذہب کی صحیح تعلیم دی ہے جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ میں ہنوز حقیقی مسیحی نہیں ہوں۔ اور وہ لوگ بھی جو میری طرح زندگی بسر کرتے ہیں اگر بہ نظر غور دیکھینگے تو ان کو بھی ایسی خوشی نصیب ہو جائیگی۔

میاں:۔ یہ ایک اور آیت دیکھو جس کا مطلب مجھے یقین ہے تم نہیں جانتی ہوگی۔ یہ دسویں آیت ہے۔ "اگر ہم کہیں کہ ہم میں گناہ نہیں تو ہم جھوٹے ہیں اور اس کا کلام ہم میں نہیں ہے"۔

بیوی:۔ سنو میں نویں آیت پڑھتی ہوں "اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہماری ساری ناراستی سے ہمیں پاک کرنے میں وفادار اور راست ہے"۔ اگر ہم ساری ناراستی سے پاک کئے گئے ہیں تو باقی رہ کیا گیا؟

میاں:۔ ہاں مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ ذرا پیچیدہ بات ہے۔ ایک آیت دوسری کے مخالف ہے۔

بیوی:۔ یہ صرف معلوم ایسی ہوتی ہیں۔ اگر ہم ذرا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ان کا مطلب ایک ہی ہے۔

میاں:۔ میرا تو یقین ہے کہ ہم اس دنیا میں گناہ سے خالی نہیں رہ سکتے۔ آسمان ہی ایک ایسی جگہ ہے جو پاک ہے یہ دنیا ناپاک ہے۔

بیوی:۔ لیکن بائبل کہتی ہے کہ ہمیں دنیا کے لئے مرجانا ہے۔ دنیا سے اپنے آپ کو علیحدہ کرنا ہے۔ اور آسمان کی بادشاہت میں اسی دنیا میں ہوتے ہوئے داخل ہونا ہے۔ دیکھنا وہ ڈاک والا آیا ہے۔ آج گاسپل ٹرمپٹ کے آنے کا دن ہے۔ میں جا کر اس سے لاتی ہوں (وہ اٹھ کر چٹھی رسان کی طرف جاتی ہے)۔

میاں:۔ (اپنے آپ ہی) مجھے ڈر ہے کہ میری بیوی ان مقدسوں کی کلیسیا میں شامل ہو جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی ان میں سے یہاں ہو تو وہ ایسا کریگی لیکن شکر کی بات ہے کہ یہاں ان میں سے کوئی نہیں ہے۔

بیوی:۔ دراصل اگر آج گاسپل ٹرمپٹ نہیں آیا لیکن مسز میری سے خط آیا ہے اور لکھتی ہے کہ اس نے انتظام کیا ہے کہ ان مقدسوں میں سے دو ہمارے شہر میں آکر میٹنگیں کریں۔ اور پوچھتی ہے کہ کیا ہم انہیں گھر میں اتار سکیں گے یا نہیں۔

میاں:۔ گھر میں اتارنا؟ ان کو؟ ہرگز نہیں۔ وے میرے گھر پر نہیں ٹھہر سکتے۔ میرے گھر میں مقدسوں کے لئے جگہ نہیں ہے۔

بیوی:۔ مسز میری لکھتی ہے کہ وہ خدا پر بھروسہ کر کے آ رہے ہیں۔ وے اگلے ہفتہ آئینگے۔ جب وہ آئینگے تو ہم ان سے ان آیتوں کا مطلب پوچھینگے۔ یاد رکھیں۔ یہ آیتیں کہاں کہاں ہیں۔ اب مجھے گھر کا کام بھی کچھ کرنا ہے۔

راقم مسٹر این۔ بیلی

ٹامی مشنری

ایک دفعہ ایک چھوٹا لڑکا جس کا نام ٹامی تھا۔ ایک مشنری میٹنگ میں گیا۔ جہاں ایک مشنری صاحب (جو کل ہی میں ہندوستان سے واپس آئے تھے۔) غیر اقوام کی نسبت کچھ بیان کر رہے تھے۔ دوران مضمون میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ان کے یعنی غیر اقوام کے واسطے استاد رکھے جاویں جو انہیں دنیوی تعلیم دیں۔ نوجوان کو مذہبی تعلیم دیں۔ ان کے واسطے مدرسوں کی۔ گرجوں کی اور کتابوں کی ضرورت ہے۔ پس ان تمام مندرجہ بالا ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی روپیہ ہونا چاہئے۔ جونہی کہ یہ الفاظ ایک چھوٹے سے لڑکے نے سنے تو اس کے دل میں جوش موجزن ہوا۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ سیدھا اپنے گھر آیا اور عجیب بیتاب کا حال اپنی والدہ ماجدہ

کو سنانا شروع کیا۔ جب تقریباً تمام حال سنا چکا تو اپنی والدہ سے یوں گویا ہوا "تب چندے کی باری آئی۔ اور" ابھی وہ اپنا کلام ختم نہیں کرنے پایا تھا۔ کہ اُس کی والدہ نے کہا افسوس میرے پیارے بچے کے پاس چندے میں دینے کے لئے کوڑی بھی نہ تھی۔ مجھے بالکل چندے کا خیال نہیں آیا نہیں تو کم از کم میں دوّنی تو دے دیتی"۔

اس پر اُس چھوٹے لڑکے ٹامی نے جواب دیا "لیکن ماماں دوّنی کا ذکر کیا کہنا میں نے تو اس سے بھی زیادہ چندے میں ڈالا ہے"۔

ٹامی کے یہ الفاظ سنکر اُس کی والدہ کو بہت تعجب ہوا اور اُس نے کہا "میرے پیارے بچے یہ کس طرح ہوا جبکہ تمہارے پاس چندے میں ڈالنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا"

ٹامی نے کہا "ماماں جب میٹنگ ختم ہوئی تو ایک آدمی چندے کا بکس لیکر دروازے میں کھڑا ہو گیا تاکہ دروازے میں سے گذرنے والے اُس میں چندہ ڈال سکیں۔ لوگ یکے بعد دیگرے گذرتے جاتے تھے۔ اور سب حسب اپنی حیثیت کے اُس میں چندہ ڈال دیتے تھے۔ یہ دیکھکر میں بڑا پریشان خاطر ہوا کیونکہ میرے پاس چندہ ڈالنے کے لئے ادھیلا بھی نہیں تھا۔ پہلے پہل تو میرے کان میں ایک آواز آئی کہ اس موٹی میم صاحبہ کے سایہ کی آڑ میں نکل جا جو اُس وقت دروازے میں سے گذر رہی تھی۔ اور میں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن چندہ لینے والے نے مجھے دیکھ لیا۔ اور حسب معمول میرے سامنے بھی بکس پیش کیا۔ اب میں بڑی شش و پنج میں پڑگیا کہ کیا کروں۔ اتنے ہی میں ایک عمدہ خیال میرے دل میں سمایا کہ میں بھی کسی دن کیوں مشنری نہ بن جاؤں؟ پس میں نے اس آدمی کو کہا "جناب ذرا بکس کو نیچے کیجئے"۔ اور اس نے ایسا ہی کیا۔ "مہربانی سے ذرا اور نیچے کیجئے" میں نے کہا۔ اُس آدمی نے بڑی حیرت کے ساتھ میری طرف دیکھا اور بکس کو ذرا اور نیچے کر دیا۔ پس میں نے تیسری بار کہا جناب ذرا اور نیچے کیجئے۔ مہربانی سے زمین ہی پر رکھ دیں اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ پس میں نے اُس بکس میں قدم رکھا۔ اور یوں کہا اے صاحب میرے پاس روپیہ پیسہ تو نہیں ہے لیکن میرے پاس اپنا جسم ہے۔ پس اپنے تئیں جیسا کہ ہوں مسیح کی نذر کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے قبول کرے وہ دن ضرور آئے گا جب میں غیر اقوام کے درمیان جاؤنگا اور مسیح یسوع کی نسبت سب کچھ اُن کو بتلاؤں گا۔ یہ سنکر چھوٹے ٹامی کی والدہ کے خوشی سے آنسو بہ نکلے۔ اور اُس نے خوشی سے بھرکر کہا میرے پیارے مجھے تجھ پہ ناز ہے۔ مسیح نے اپنے تئیں ہمارے واسطے دیا۔ اور میں تجھے اے ٹامی اُس کی نذر کرتی ہوں"۔

چند سالوں کے بعد ٹامی جوان ہو گیا اور حسب اپنے اقرار کے وہ مشنری بنکر ہندوستان آیا۔ کئی سالوں تک اُس کی والدہ اُس کی جدائی کا غم کرتی رہی۔ لیکن جب اُسے یہ خیال آتا تھا کہ اُسنے چاندی اور سونے کہیں بڑھکر مسیح کے واسطے پیش کر دیا تھا۔ تو اُس کی شادمانی کا قیاس کرنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

اے ناظرین کیا ہم بھی ٹامی کی مانند کہہ سکتے ہیں "اے مسیح میں اپنے تئیں تیرے حوالے کرتا ہوں۔ تو مجھے اپنی خدمت کے لئے قبول کر۔ تاکہ میں اُن کو جو تیری نسبت بےخبر ہیں۔ تیری خبر دوں۔

خاکسار جوزف شجاع الدین شہباز

ٹریپولی خبر ہے کہ ترکوں نے ۱۴ کو بنغازی پر شب خون مارا۔ لیکن نقصان سے شکست کھائی۔

اگلے روز طبرق میں لڑائی ہوئی۔ اٹالین کے ۱۰ قتل ۱۶ زخمی لیکن ترکوں کا نقصان بھاری بتلایا ہے۔

قسطنطنیہ سے خبر ہے کہ ٹریپولی و سائرینا میں لڑائی کا سلسلہ گرمی سے بدستور جاری ہے۔

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم:۔

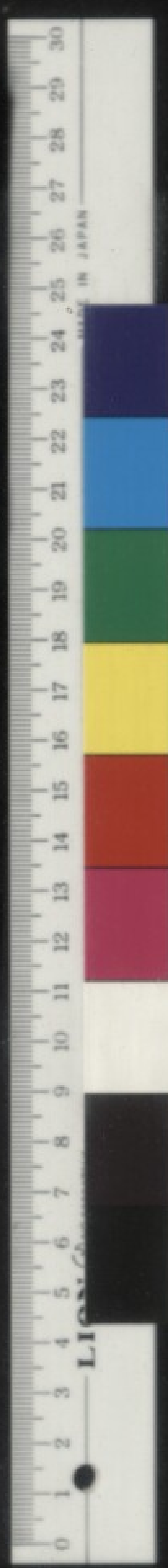
آج صبح کو ایک چھوٹا سا رسالہ میرے ہاتھ آ گیا جس کو چوبیس برس ہوئے کہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور نے شائع کروایا تھا۔ اس میں ایک شخص کے مسیحی ہونے کا حال ہے مجھ کو اس رسالہ کا مضمون بہت پسند آیا اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ نور افشاں میں جس کا میں خود خریدار اور بہت مدّاح ہوں اُس مضمون کو اپنے مسیحی بھائیوں اور دیگر بھائیوں کے واسطے جو ابھی تک مسیح کے پاس نہیں آئے شائع کراؤں تاکہ اُن کو معلوم ہووے کہ نجات صرف خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہے۔ اب آپ سے اُمید ہے کہ میری سمع خراشی کو معاف فرماوینگے۔ میں اب اصلی مضمون کی طرف آتا ہوں۔

ایک شخص کے مسیحی ہونے کا حال

(مضمون رسالہ)

کسی سکول میں ایک نوجوان تعلیم پایا کرتا تھا۔ اُس کو اپنے مذہب سے کمال اُلفت اور مسیحی مذہب سے پرلے درجہ کی عداوت تھی۔ اپنے ہی مذہب کا غیرت مند ہونے کے سبب سے وہ اکثر مسیحی واعظوں کو بلاوجہ سخت دکھ اور تکلیف دیا کرتا تھا۔ جہاں عیسائیوں کی منادی ہو وہاں وہ بھی موجود اور اگر وہ ایسی بات بھی کہیں کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں تب بھی کچھ نہ کچھ اعتراض کر ہی دیتا تھا۔ غرضیکہ اپنے مذہبی خیالات کے سبب سے اُسے وہ مدرسہ جس میں کہ وہ پڑھتا تھا چھوڑنا پڑا۔ مدرسہ کا چھوڑنا تھا اور اس کے دل میں تعصب اور غصہ کی آگ کا بھڑکنا۔ غرضیکہ اس کا مدت تک یہی کام رہا۔ کہ جہاں کوئی عیسائی ملگیا۔ اُس کو خوب ستایا۔ اور سخت تکلیف دی۔ ہوتے ہوتے اُسے کسی اور شہر میں جانا پڑا۔ وہاں کا حال بھی کچھ ایسا ہی رہا۔

مسیحی مذہب سے کمال دشمنی۔ اس کے اعتراضوں میں سے ایک خاص یہ تھا کہ عیسیٰ کیونکر خدا اور ابن خدا ہو سکتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر ایک مدرسہ میں داخل ہوا اور وہاں بھی ہمیشہ اپنے مذہب کا چرچا کیا کرتا تھا۔ اور اس کی کوشش سے اس کے کئی ایک ہندو دوست بت پرستی کی بدی کے قایل اور مذہب محمدی کی طرف مایل ہو گئے۔ کچھ اور مدت گذرنے کے بعد وہ اپنے وطن کو چلا گیا۔ وہ ایک اعلےٰ درجہ کے لوگوں میں سے تھا۔ اُس کے والد اچھی ذی عزت اور سرکار کے نزدیک اس کا خاندان اگر اور کچھ نہیں تو اعلیٰ رئیسوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ گھر جانے کے بعد وہ پھر کسی مدرسہ میں داخل ہوا علوم اور فنون کی تحصیل کا شوق اور مذہبی خیالات کا ذوق۔ رفتہ رفتہ وہ وہاں بھی مشہور ہونے لگا۔ اس کی زندگی اس کے مذہب کے مطابق تھی ہمیشہ اپنے مذہب کے احکام میں لگا رہتا بلکہ بارہا آدھی آدھی رات یاد خدا اور وظیفہ اور دعا میں نبھاتا تھا کہ اُس کی دو ہندوؤں سے دوستی ہو گئی جو کل میں انجیل کی تعلیم تو ہوا ہی کرتی تھی پر اس بندۂ خدا کے اعتراضات کا بھی کچھ ٹھکانہ نہ تھا۔ لفظ لفظ بلکہ حرف حرف پر واجب ہو یا نہ واجب کچھ نہ کچھ اعتراض کر ہی دیتا۔ غرضکہ یہ تینوں دوست یکجا رہنے لگے۔ وہ اپنے خیالات اور اپنے مذہب کے ثبوت کے دلایل ان دونوں ہندو دوستوں کے سامنے پیش کرنے لگا کہ کسی طرح وہ بھی محمدی ہو جاویں۔ کچھ مدت یونہی گذر گئی۔ آخرالامر وہ ہندو بھی کچھ نہ کچھ اعتراض محمدی مذہب پر اور خصوصاً محمد صاحب کے چال چلن پر کرنے لگے۔ یونہی کئی مہینے گذرے۔ ان کے مذہبی خیالات کے شوق نے اُن کو کھانا پینا بھلا دیا۔ جب دیکھو صرف ایک ہی دھن میں غرق کہ یہ محمدی مذہب کو راست ثابت کرے اور وہ مذہب ہنود کو۔ قصہ مختصر ان تینوں کو یہ معلوم ہو گیا کہ صداقت نہ محمدی مذہب میں ہے نہ مذہب ہنود میں۔ مسیحی مذہب کا تو انکے خیال کے بموجب عدم وجود برابر ہی تھا جب کبھی عیسائی مذہب کی کتابوں کو دیکھا تو صرف نکتہ چینی کی غرض اور ہٹ دھرمی سے گویا انکو مسیحی مذہب سے تو ایک گونہ دلی نفرت ہی تھی لیکن جسے خدا مقرر کرے وہ انسان سے کب رد ہو سکے رفتہ رفتہ ان کی حالت میں اضطراب اور بیقراری شروع ہو گئی۔ وہ جانتے تو تھے ہی کہ ہمارے مذہب ناقص ہیں۔ اور نہ محمدی مذہب میں نجات ہے۔ نہ ہندو دھرم میں مکتی۔ انمیں سے ایک نے جو ہندو تھا۔ ذرا غور سے انجیل کا مطالعہ کرنا شروع کیا پا نچ اور دونوں ساتھیوں سے وہ پوشیدہ وہ اپنے آپ کو گنہگار جانتا تھا اور اُس کی دعا یہ تھی کہ اے پرمیشور تو مجھ پر ظاہر کر کہ تیرا دھرم سچا ہی کے لئے کونسا ہے۔ اور جب دنوں کے بعد وہ مسیحی مذہب کی صداقت کا قایل ہو گیا۔ جب اُس نے اپنا حال اپنے دوستوں پر ظاہر کیا تو وہ اُسے تمسخر میں اڑانے لگے کہ یہ پاگل ہے پر اس نے صرف یہی ایک بات کہی کہ تم بھی اپنے آپ کو گنہگار جان کے خدا سے دعا کرو کہ تم کو صراط مستقیم دکھا دے۔ اور تب انجیل کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ تم کو کیا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے کہنے سے ان دونوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جوں جوں وہ مسیحی مذہب اور خصوصاً خداوند مسیح کی چال تعلیم کا اور محبت پر غور کرتے گئے۔ توں توں قایل ہوتے گئے حتی کہ دل میں خداوند مسیح کو مان بیٹھے کہ وہی سچا ہے۔ اور وہی نجات دینے والا پر اپنے خیالات کا اظہار اور دوستوں کی بدنامی اور رسوائی سے اور ہر والدین اور رشتہ داروں کے ڈر سے کسی پر نہ کیا۔ لیکن وہ محمدی شخص تو محض صداقت کا طالب تھا اُس نے کُھلم کُھلا اپنے والدین سے کہا کہ میں محمدی نہیں ہوں بلکہ عیسائی ہوں اور عنقریب ہی ظاہراً عیسائی ہو جاؤنگا اس وقت یہ نہ کہنا کہ ہمارا لڑکا بے سوچے سمجھے عیسائی ہو گیا۔ اب اگر کچھ سمجھانا ہو تو میں حاضر ہوں۔ اس بات کے سنتے ہی اُس کے کل خاندان میں تہلکا سا پڑ گیا بعضوں نے کہا اسے پڑھتے پڑھتے مرض سودا ہو گیا بعض نے کہا کہ اس کی عقل میں فتور آ گیا۔ بعض نے کہا اپنی شادی کروانا چاہتا ہے۔ بعض نے کہ پادری صاحب نے اسے لالچ دیا ہے۔ (وہاں پادری صاحب کو اُ بو بھی نہیں) غرضکہ مولوی صاحب۔ حافظ صاحب اور جو جو مشہور علمائے محمدیہ تھے اُن کو بلانا شروع کیا کہ اس کو سمجھاویں پر سب کے سب اس بات میں عاجز ہو گئے کہ گنہگار کیونکر نجات پاوے اور خدا کا عدل بھی قایم رہے سب یہی کہتے تھے کہ اعمال حسنہ سے نجات ہوگی۔ اور یہاں نیک کام کا نام و نشان بھی موجود نہیں۔ ہاں گناہوں کی گٹھریوں کی گٹھریاں حاضر۔ سب کہیں کہ اول سب گنہگار دوزخ میں جاوینگے۔ پھر محمد صاحب دیکھ کہ اُن کی سزا کی میعاد ہوئے گی، اس کی سفارش کر کے دوزخ سے نکلوا بہشت میں لے جاوینگے۔ پر اس پر اس کا یہ اعتراض تھا کہ جب سزا ہی ہوئی تو سفارش کس کام۔ علاوہ محمد صاحب کے چال چلن سے اسے شبہ تھا۔ کہ وہ پیغمبر ہو ہی نہیں سکتے۔ فی الجملہ اس کی تسلی کسی سے نہ ہوئی اور کیونکر ہو سکتی صداقت کا طالب صداقت ہی سے تسلی پا سکتا ہے۔ آخر سبھوں نے کہدیا کہ یہ کافر ہے۔ اور اگر محمدی سلطنت ہوتا تو واجب القتل ہے۔ یہی آخری دلیل ہے جس کو اکثر محمدی علما پیش کیا کرتے ہیں۔ اور اس کا تو یہ حال اب اس کے دوستوں کی سنو وہ تو ہندو بنے ہی تھے۔ انشا سے سمجھانے لگے کہ تھوڑے دن اور ٹھہرو تب ہم تم اکٹھے مسیحی ہو جاوینگے۔ پر اسے یہ کہاں منظور آخر دوستوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا اور اسکے الٹے سمجھانے پر آمادہ ہو گئے۔ رشتہ داروں کے اور دوستوں کے طعنے اور یاروں کی ملامت سہنی پڑی۔ پر صداقت نے اپنا اثر نہ چھوڑا اس کو معلوم تھا کہ میرا دنیاوی بڑا نقصان ہوگا رشتہ دار کلپینگے۔ والدین روئینگے۔ مجھے بھی سخت تکلیف ہوگی۔ دنیا برا بھلا کہیگی۔ دوست دشمن ہو جاوینگے۔ اعلےٰ درجہ کی عزت کے بدلے بدتر خیال کیا جاونگا۔ اور عجب نہیں کہ کوئی مار ڈالے۔ پر یہ تکالیف کیا۔ اگر اس سے بھی بڑھ کے آویں۔ تو اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ صداقت



کبھی نہ چھوڑوں گا۔ ہاں اگر کوئی ثابت کر دے کہ میرا خیال غلط ہے تو ضرور ترک کرنا واجب بلکہ فرض ہے۔

اب تک تو پادری صاحب کو خبر ہی نہیں تھی کہ بیچارے لڑکے کا یہ یہ حال ہو رہا ہے۔ آخر ایک دن اُسنے پادری صاحب سے اپنا حال کہا اور اقرار کر کے اپنے بپتسمہ پانے کا دن مقرر کرایا۔ پر اس کے والدین کو کسی نہ کسی طرح خبر ہو گئی۔ اور وہ دن برابر وہ بند پڑا رہا۔ جب چھٹا تو آ پادری صاحب پاس گیا اور جاتے ہی خداوند عیسیٰ مسیح کی جماعت میں شامل ہو گیا۔ اور تسلی دلی حاصل کی۔ کیونکہ محبت کا اصول یہ ہے کہ یہ ہمیشہ محبوب کے حکم کی تعمیل کرایا کرتی ہے جس کے دل میں مسیح خداوند کی محبت ہو۔ بھلا وہ کب اُس کے حکم کو نہ مانیگا۔ اور کونسی شئے اُسے مسیح کو پیار کرنیوالے لوگوں کی جماعت میں شامل ہونے سے باز رکھ سکتی ہے کوئی نہیں۔ ناظرین اس شخص پر مسیحی ہوتے ہی دورہ تکالیف اور مصائب آئیں جن کے بیان میں ایک دفتر لکھا جا سکتا ہے اور اس مختصر میں تو اسکا ذکر کرنا ہی محال ہے۔ ابھی اس شخص کا قصہ بہت سا باقی ہے۔ اور اب جگہ نہیں۔ پر ایک بات یاد رکھو کہ اکثر لوگ مسیحی مذہب کی سچائی کو اس لئے نہیں جانتے کہ وہ جاننا نہیں چاہتے۔ اور اپنے آپ کو گنہگار جان کے اور صداقت کا طالب بنا کے خدا سے دعا مانگتے ہوئے انجیل کا مطالعہ نہیں کرتے۔ میری منت ہے کہ تم اس شخص کے نمونہ سے نصیحت پکڑ کے انجیل کا مطالعہ کرو۔ اور تم ضرور جان جاؤ گے۔ کہ مذہب مسیحی میں نجات ہے۔ راقم مسیحی بھائیوں کا خادم۔ جان ہریرام۔ سب اسسٹنٹ سرجن۔ دھولپور ریاست۔

(راجپوتانہ)

حال مقیم لاہور۔

شنگھائی میں چینی انقلاب پسندوں اور سرکاری قائم مقاموں کے درمیان مصالحت کی بابت مشورہ کر رہے ہیں۔

شعر و سخن

سب مسیحیوں کو نیا سال مبارک ہووے

پچھلے سب سال تھے ہر چند جہاں پر جاری
موت کا خوب ہی ہر سمت تھا فرماں جاری
دے گئے گرچہ کہ تھے شکر رہا یا ساری
شاہ افلاک کی رحمت کی ہوئی تیاری
پچھلا سب رنج ہے پامال مبارک ہو تمکو
سب مسیحیوں کو نیا سال مبارک ہووے

جھومتی شاخیں ہیں یا سبز خوشی کا ہے مقام
چہچہے کرتے ہیں یا مرغان خوش الحان تمام
ہو مبارک سدا اُس شاہ سلامت کا نام
جس کی رحمت نے ہی بخشا یہ جہاں کو انعام
بُلبلیں گاتی ہیں خوش حال مبارک ہو تمکو
سب مسیحیوں کو نیا سال مبارک ہووے

رحمت رب نے دکھایا یہ نیا سال ہم کو
فضل عیسیٰ نے کیا شاد و خوشحال ہم کو
ہو مبارک یہ نیا روح کا اقبال ہمکو
پچھلی باتوں کا نہیں چاہئے اب خیال ہم کو
ہم کو الفت کی نئی چال مبارک ہووے
سب مسیحیوں کو نیا سال مبارک ہووے

بارگاہوں میں خداوند کی گاتے آویں
حمد و تعریف کے اس شاہ کو ہدیہ لاویں۔
پیارے منجی سے تسلی جو دلوں میں پاویں
سجدۂ شکر کریں پیار کی غزلیں گاویں
دور دنیا سے ہوا کال مبارک ہووے
سب مسیحیوں کو نیا سال مبارک ہووے

شیریں نغمے ہیں دلہوں میں ہماری غم نہیں
اور خوشی ہے یہاں سچے کی کیا غم نہیں
قول تمہارا یہ ہر حال مبارک ہووے

رنگ الفت سے لگی سارے کیسا دم غمیں
پیار میں منجی کے روحانی سب سے غم نہیں
سب مسیحیوں کو نیا سال مبارک ہووے

خاکسار ای سی آر رشید از اجمیر

مضامین

نیند

گذشتہ سے پیوستہ

اور دل کی کیفیت حقیقی نگاہ کے سامنے آجاتی ہے۔ کیونکہ یہ مسلم امر ہے کہ انسان حالت خواب میں بہروپ نہیں بدل سکتا۔

اپنے آپ کو دھوکھا دینے والا گناہگار اس وقت اپنی روح سے دو بدو مقابلہ کرتا ہے۔ اور یہ نکتہ ہوتا ہے۔ جہاں پر کہ خواب کے تمام اسرار مجتمع ہوتے ہیں۔ اس حالت کو سوچتے ہوئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے کہ بڑے بڑے امن پسند اصحاب خواب کی حالت میں لڑائیاں۔ دنگے۔ اور کشت و خون کر دیتے ہیں۔ کیا وجہ کہ بڑے بڑے ایماندار دغا بازی اور مکاری کے خواب دیکھتے ہیں۔ جن میں وہ خود نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ بڑے بڑے پارسا اور متقی حالت خواب میں اپنی تمام زنجیروں کو توڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور عیاشی اور بدمعاشی کے نظاروں کو دیکھتے بلکہ اُنکے خود مرتکب ہوتے ہیں۔ کیا اس کی وجہ ہے کہ حقیقی انسان اس انسان سے جو ظاہرہ نظر میں ہمارے سامنے ہے بالکل مختلف ہے۔ اور کیا اس کا سبب یہ ہے کہ انسان کے جسم کے اندر کوئی اور جسم موجود ہے۔ جو حالت خواب میں روح کا مالک ہوتا اور اسے جس راستہ پر چاہے چلاتا پھراتا ہے۔ یا کیا یہ وجہ ہے کہ دنیا میں کوئی بھی انسان اچھا اور بھلا مانس نہیں ہے۔ بلکہ بعض میں بدی صرف حالت خواب میں آشکارا ہوتی ہے۔ جبکہ جسم اسے چھپا نہیں سکتا۔ یا کیا یہ سبب ہے۔ کہ ہر ایک بھلے انسان

پر چوسنے گچ قبر اور مردہ بے ایمان والی مثل صادق آتی ہے۔ یہ عقدے ہیں جنکا تسلی بخش حل ناحال نہیں ملا۔ ہم قیاسی گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے خیال کے مطابق اس کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اُن کی گرہ کشائی میں ہنوز روز اول والا معاملہ ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ممکن ہے ایسا ہو یا ممکن ہے ویسا ہو۔ لیکن حقیقی حال ابھی تک نہیں ہوا اور ممکن ہے عرصہ دراز تک نہ ہو سکے۔

(۵) لیکن اس سوال کا ایک خوشنما پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ ضروری نہیں کہ انسانی چلن میں سے جو کچھ ہی ہمیشہ حالت خواب میں ظاہر ہو۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک گناہگار آدمی جس نے اپنی زندگی میں لاکھوں گناہ کئے ہیں۔ جس کی زندگی گناہ کے سیاہ دھبوں سے سیاہ ہو رہی ہے۔ سو جاتا ہے۔ دن بھر کی محنت کے بعد بدن آرام مانگتا ہے۔ اور وہ گہری نیند میں چلا جاتا ہے۔ دل اُس وقت آرام میں ہوتا ہے اور جسم سو رہا ہوتا ہے۔ اس وقت اُس کے چہرے کا رنگ بدلتا ہے۔ اور بچپن کی معصومی اس کے چہرے پہ پیدا ہوتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ وہ انسان جسے خواب بُرے نہیں آتے ایسا بُرا اور گیا گزرا نہیں جیسا کہ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ اُمید کی شعاع باقی ہے۔ جو یہ یقین دلاتی ہے کہ اگر کوشش کیجاوے تو اُسکی زندگی سدھر سکتی ہے۔ (باقی آئیندہ)

ضرورت

ایک خوش خلق مسیحی نوجوان جو کہ بوٹ کا کام اچھی طرح سے کر سکتا ہو ضرورت ہے تنخواہ شروع میں مبلغ عہ روپیہ ماہوار اور آئیندہ کو ترقی کا وعدہ رہائش مکان مفت ملیگا۔ درخواستیں معہ اسناد ماسٹر جیون مل مشن ہائی سکول گجرات۔ پنجاب۔ آنی چاہئیں +

انتخاب الاخبار

دہلی دربار کے مفصل حالات

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

بادشاہ سے روانگی۔

اس کے بعد بگل بجا اور بادشاہ شہنشاہ سلامت روانہ کیمپ ہوئے۔ اور حاضرین تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ دروازہ سے بادشاہ سلامت نکلے اور بینڈ نے قومی راگ اولاپا۔ بعدہٗ تمام حاضرین اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور روسا کا جلوس گذرنے لگا۔ جس کے بعد سب صاحب اپنے اپنے خیمہ کیمپ اور قیام گاہ کو روانہ ہوئے۔ اور اس دن کی تمام کارروائی خیر و عافیت ختم ہوئی۔

لوگوں پر جلوس کا اثر

جلوس کے نظارے شہنشاہ اور ملکہ کے درشن اور حضور ممدوح کی تقریر نے جو اثر عوام کے دل پر کیا ہے۔ وہ ایسا گہرا اور دیرپا ہے کہ صدیوں تک آنے والی نسلیں اُسکا ذکر انکا خاص دلچسپی سے کرتے رہینگے۔

مغرب اور مشرق کا میلان شاہ و رعایا کی دلبستگی۔ نمائش اور سادگی کا مقابلہ۔ قدیم اور جدید آداب کا اختلاط سچ ہے خود ہر ایک بات دلچسپ اور دلکش تھی

افتتاح چبوترہ ایڈورڈ ستیچو

دریا جمنا اور جامع مسجد کے درمیان مختصر باغیچہ میں جو چبوترہ مسٹر گباشی کنگ ایڈورڈ کے قد آدم کے بت کے لئے آل انڈیا میموریل کمیٹی نے تعمیر کیا ہے اس کی افتتاح کی رسم ۱۰ دسمبر کی سہ پہر کو شہنشاہ نے بذات خود ادا فرمائی۔ جس وقت کم از کم پچاس ہزار آدمی موجود تھے۔ تمام والیان ریاست سول اور فوجی افسر موجود تھے۔ شہنشاہ معظم معہ خدم و حشم تشریف لائے۔ سب نے تعظیم دی اور ہز اکسلینسی لارڈ ہارڈنگ نے آل انڈیا ایڈورڈ میموریل کمیٹی کی طرف سے ذیل کا ایڈریس پڑھا

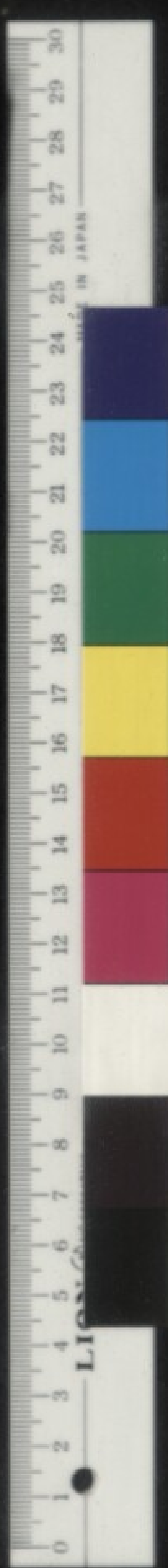
ایڈریس میموریل کمیٹی۔

حضور کے والد مکرم مرحوم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی یادگار کمیٹی کی طرف سے میں حضور سے التماس کرتا ہوں کہ یادگاری بُت کا سنگ میموریل دست مبارک سے نصب فرمائیں جس یادگار کے لئے حضور کی ہزار ہا رعایا نے چندہ جمع کیا ہے۔ اور چندہ دینے والوں میں امیر و غریب سب کو شمولیت میں فخر ہے اور یہ اسبات کا ثبوت ہے کہ ان کے دل میں اپنے مرحوم شہنشاہ کی عزت ایسی جاگزیں ہے کہ ان کا نام کبھی نہ بھولیگا۔ جو بُت اس چبوترہ پر نصب کیا جاویگا۔ وہ حضور کی کروڑ ہا رعایا کے دل میں اس امن و انصاف اور بہبودی کی یادگار کو ہمیشہ تازہ رکھے گی۔ جو مرحوم شہنشاہ کے مختصر لیکن با امن زمانہ میں انہیں نصیب رہا ہے۔

اس قدیم تاریخی یادگار ومیں اور بہادرانہ معرکوں کے شہر میں ہمارے شہنشاہ معظم کا بت نہ صرف گذشتہ ممتاز خاندانوں اور حضور کے بے شمار رعایا کی وفاداری تخت کی ریکارڈ کی حفاظت میں شاندار سنتری کا کام دیوے گا۔ بلکہ اُس محبت کا دیرپا نشان ہوگا۔ جو انگلشیہ اور ہندوستان جو حضور کی رعایا ہے ہے۔ اسبات کی گارنٹی ہوگا۔ کہ وہ ہندوستان بلند خیال اور نیک راہ راہ پر چلانے کی قدرت اور خواہش رکھتے ہیں۔ اور حضور سے اس سنگ میموریل رکھنے کی درخواست کرنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ شریف ترین شہنشاہ کی یادگار سے حضور کی ہندوستانی رعایا اس کی اولاد سے وفادار ہے۔

جواب شہنشاہ معظم

اس ایڈریس کے جواب میں حضور ملک معظم نے فرمایا





آپ کے ایڈریس پڑھنے سے میرا دل متاثر ہوا ہے اور ان تمام احسانات کو تازہ کر دیا ہے۔ جن کو ہم پیارے والد شہنشاہ مرحوم کے ممنون ہیں۔

میرے خاندان میں دو پہلے ممبر تھے جو ہندوستان تشریف لائے تھے۔ اور انہیں کے حکم سے چھ سال کا قلیل عرصہ ہوا کہ میں اس اعظم اور عجیب و غریب سرزمین پر آیا تھا۔ آہ اس وقت ہمیں اسباب کا خیال گمان بھی نہ تھا۔ کہ ہمیں اتنی جلدی اُن کی مفارقت کا غم نصیب ہوگا۔

آپ کہتے ہیں کہ اس میموریل میں صرف انہیں لوگوں نے چندہ دیا ہے جنہیں میرے والد مرحوم سے تعارف کا اعزاز حاصل تھا۔ بلکہ اُن کی اور میری ہزار ہا رعایا نے اُن میں حصہ لیا ہے۔ اس سے میں خوش ہوں کہ اُنہیں جو کچھ گہرا پریم ہندوستان سے تھا۔ اس کا جواب بھارت کے پتروں نے نہایت گرمجوشی سے دیا ہے۔ مجھے اس خیال سے خوشی ہوتی ہے۔ کہ یہ ایک خوبصورت اور تاریخی مقام پر عمدہ ایک یادگار کی صورت میں آنے والی نسلوں کو تمہاری عقیدت مندی اور شہنشاہ مرحوم کی ہمدردی اور اعتماد کی یاد دلائیگا اور یہ ایسے جذبات ہیں جو خدا نے چاہا تو ہندوستان اور میرے اراکین خاندان کے درمیان ہمیشہ فرحت افزا رہیں گے۔

نصب سنگ۔

مذکورہ بالا تقریر کے بعد ایڈریس کے ساتھ بت کا ایک چھوٹا نقرئی مرقع شہنشاہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور حضور ویسرائے شہنشاہ معظم کو چبوترہ پر لے گئے۔ جہاں کہ یادگار کی تختی دست مبارک سے رکھی اور اس رسم کی ادائے گی کے ساتھ گارڈ آف آنر نے سلامی اتاری۔ اور بینڈ نے قومی گیت ادا کیا اور شاہی سواری پھر جلوس بنا کر ریتاک تالیوں میں کیمپ کو تشریف لے گئے۔

جلوس میں حادثے

بقول ہمارے نامہ نگار کے جلوس کے دن باوجود معقول اور مکمل انتظام کے دو تین دو کے موٹر کار کی لپیٹ میں آئے اور خوش نصیب بچے ایک لمحہ میں تین حادثوں میں آکر بھی بال بال بچ گیا۔ پہلے موٹر کار کے حادثہ سے بچا پھر ٹریموے سے محفوظ رہا۔ آخر ایک چراسپ گاڑی کی زد سے نکل کر خنداں خنداں بھاگتا ہوا نکل آیا۔

شرف باریابی

باوجود نکان اور کسالت کے شہنشاہ معظم نے ۸ دسمبر کو کسی ایک والیان ریاست کو شرف باریابی بخشا جو اپنے اپنے پولیٹکل افسر کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ اور گاڑی تک بادشاہ سلامت کے اڈیسی کانگ ان کا استقبال کرتے تھے۔

ملاقات بازدید

شہنشاہ معظم کی طرف سے ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے ۸ دسمبر کو والیان ریاست سے ملاقات بازدید فرمائی۔ ہر ایک رئیس اپنے شامیانہ کے سامنے موجود تھا اور یہ نظارہ نہایت قابل دید تھا۔ روساء کے لئے بھی اس تقریب پر غیر معمولی خوشی اور فخر حاصل کرتے تھے۔

اتوار کا دن

اتوار کو کیمپ دہلی میں اگرچہ شہنشاہ چہل پہل نہ تھے لیکن اس دن کی خصوصیت فوجی پریڈ میں پیارا تھا قابل دید تھی۔ جبکہ اعلیٰ لارڈ لٹن کے دربار سے شروع ہوا۔ اور لارڈ کرزن کے دربار میں بھی کی گئی تھی۔ یہ تقریب صبح جگت پور میں منائی گئی۔ کورونیشن دربار کی تمام برٹش افواج اور پندرہ سو سولین موجود تھے۔ شہنشاہ اور ملکہ سارا عملہ سمیت ساڑھے ۱۰ بجے پریڈ میں رونق افروز ہوئے۔ ایک جلوس ترتیب دیا گیا۔ جس میں لکھنو چھوٹا ناگپور۔ بمبئی۔ رنگون۔ ناگپور۔ مدراس کے لاٹ پادری اور بڑے بڑے پادری موجود تھے۔ لاہور کے لاٹ پادری شہنشاہ اور ملکہ کے آگے آگے تھے۔ اور سر ڈرامپیل سمجھیٹر کے پیچھے گورنر جنرل اور شاہی عملہ تھا۔ اور جلوس یہ گیت گاتا ہوا آگے بڑھا۔

اب ہم سب خدا کا شکر کرتے ہیں۔

مذہبی رسوم۔ یہ رسم پر اونچے چبوترہ پر کھڑا ہوا۔ اور مذہبی رسم اس گیت سے شروع ہوئی۔ لارڈ اپنے مقدس منبر میں ہے۔ اس کے روبرو ساری دنیا کو خاموش رہنا چاہئے۔ لاہور کے لاٹ پادری نے آواز بلند دعا پڑھی یہ دعا ولایت کے پادریوں نے خاص تقریب جشن تاجپوشی کے لئے وضع کی ہے۔ اور اس دن ہندوستان بھر کے گرجوں میں بھی یہ دعا پڑھی جاویگی جس میں شہنشاہ اور سلطنت برطانیہ کی اقبال اور ہندوستانی والیان ریاست و رعایا کے لئے بھی دعائیہ فقرے رکھے گئے ہیں دعا کے بعد مدراس کے لاٹ پادری نے سرمن دیا۔ جو اپنے پختہ خیال سے دلچسپ تھا۔

شہنشاہ معظم میچ میں۔

۱۰ دسمبر کی سہ پہر کو شہنشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ پولو گراؤنڈ میں رونق افروز ہوئے۔ جن کی تشریف آوری پر حاضرین نے دلی تپاک چیرز کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ تھوڑی دیر کنگ ڈریگن گارڈز اور بھوپال کا دیکھا اور پھر انسکلنگ اور کشن گڑھ ٹیم کا میچ دیکھا جس کے بعد فٹ بال گراؤنڈ میں تشریف لے گئے۔

فوجی ٹیٹو اور بینڈ

۱۰ کی رات کو پولو گراؤنڈ میں فوجی ٹیٹو اور بینڈ تھا۔ شہنشاہ معظم اور ملکہ معظمہ گورنر جنرل اور لیڈی ہارڈنگ اور ان کے عملہ کے علاوہ آٹھ سو شوقین موجود تھے۔ گیارہ بجے جب شاہ معظم یہاں سے کیمپ کو روانہ ہوئے پرجوش چیرز دیئے گئے۔

افواج کو علم بخشی

۱۱ دسمبر کی صبح کو پولو گراؤنڈ میں افواج کو نئے علم عطا ہوئے اور یہ تقریب بھی دہلی دربار میں خاص طور پر دلچسپ تھی جتنی فوجیں دربار دہلی میں موجود ہیں اُن کے قائمقام حاضر تھے۔ رجمنٹوں کے خاص افسر اور بجائے خود شاہ امیر کیل کرنل انچیف ہیں اور پیشن خوار بہادران جنگ راستے پر صف بستہ تھے۔ گارڈ آف آنر میں اسیٹر شایر رجمنٹ اور سکھ پاؤنیر شامل تھے۔ ایک انگریزی اور ایک دیسی رجمنٹ اس غرض سے انتخاب کی گئی تھی۔ شہنشاہ معظم کے دست مبارک سے نشان لیں۔ انگریزی پلٹن کو مذہبی رسوم اور فوج کے مطابق اور دیسی پلٹن کو صرف آئین فوج کے مطابق نشان عطا فرمائے گئے۔ بادشاہ سلامت کی رونق افروزی پر گارڈ آف آنر نے ہتھیار پیش کئے۔ اور شاہی سلامی سر ہوئی اور واگمی پر افسر ماتحت ہر ایک نے ٹوپی اچھال کر پرجوش چیرز دیئے۔ اور شاہی سلامی دی۔ باجے نے قومی گیت ادا کیا

ہندوستانی خاتونوں کا ایڈریس

۱۱ دسمبر کو شاہی کیمپ میں ہندوستانی لیڈیوں کی طرف سے ایک اڈریس سج رہیتیوری ملکہ معظمہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں ہر مجیسٹی نے ایک برجستہ تقریر فرمائی۔

تقریر ملکہ معظمہ۔ آپ کے خیر مقدم کے خوشگوار سپرٹ نے مجھ پر بڑا گہرا اثر کیا ہے۔ اور میں امید کرتی ہوں کہ جو یہاں موجود ہیں وہ میرا دلی شکریہ منظور کریں گی۔ اور اس شکریہ کو وسیع سلطنت کی تمام بہنوں تک پہونچائیں گی جنہوں نے ہمیں دلی مبارکباد دی۔ اور اطاعت مندی کا اظہار کیا۔ میں آپ سب کو یقین دلانا چاہتی ہوں کہ میرے دل میں اُن کی بہتری اور خوشی کی روز افزوں خواہش ہے جو چار دیواری میں رہتی ہیں اپنے گھروں میں ہندوستانی مستورات نے جو نیک اثرات دکھلائے ہیں وہ تاریخ کے اوراق سے ظاہر ہیں۔ - باقی آئندہ

۳/۲

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی ایجاد کی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا پچیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں۔ اس میں خوبی نہایت لاجواب ہے۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مارتی ہے اسلئے اسکی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے۔ اور تلی کو گرا دیتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۲ محصول ۷ ۔ شیشی ۸ تک قریب شیشی خورد ۸ محصول ڈاک ۵ ۔ دو شیشی ۱۲

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا ہو جاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۳ محصول ڈاک ایک سے ۷ ڈبیہ تک ۵ اور بارہ ڈبیہ تک ۸ فرمائش کیساتھ اخبار کا حوالہ ضرور دیں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی ہائی اسکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۸۶ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صرف دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونل کریم وغیرہ دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونل للعہ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پرسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی سمیٹیز کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جگہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اور پس جیسا اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریبا آدھا لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپے نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس اردو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے۔ کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک　[illegible]

ہندوستان و پنجاب معہ محصول پیشگی　[illegible]

ہندوستان و پنجاب مابعد　[illegible]

غیر ممالک سے　[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں	ے	صہ	عہ
چوتھائی	صہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	للعہ
پورا کالم	للعہ	صعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ودائی برادرز چھپا